REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱ — شمارہ ۵۱

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد انعام غوری
نائب ایڈیٹر: منیر احمد خادم
مینیجر: محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۲ جمادی ۱۴۱۳ ہجری — ۱۷ فتح ۱۳۷۱ ہش — ۱۷ دسمبر ۱۹۹۲ء

3797
The Librarian,
Aminuddola Public Library,
Qaisar Bagh,
LUCKNOW - 226 001 (U.P.)

اخبارِ احمدیہ

لندن ۱۱ دسمبر (جمعۃ المبارک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

آج مسجد فضل لندن سے "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" پر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانانِ عالم پر نازل ہونے والے مصائب کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ خطبہ کے شروع میں حضور نے درج ذیل قرآنی آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(البقرۃ: ۱۱۵-۱۱۶)

پھر فرمایا یہ دور عالم اسلام کے لئے دردناک دور ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے ابتلاء ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے۔ جب ہم مسلمانوں کے موجودہ ابتلاء کے دور کو دیکھتے ہیں تو خدا کی ناراضگی کا ہاتھ ہر جگہ دکھائی دیتا ہے۔ حضور پر نور نے ایودھیا کی مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ایودھیا کی مسجد سے متعلق جو خبریں آرہی ہیں ہر ایک دل ان سے خون ہو رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ خدا کی مدد کیوں نہیں آرہی؟ کیوں خدا دنیا کے سامنے ان کو بے بس کرکے دکھا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک بابری مسجد کے منہدم کئے جانے کا تعلق ہے یہ بہت بڑا ظلم ہے لیکن خدا کی تقدیر بعض دفعہ ظلم کو اس وقت تک برداشت کرتی ہے جب تک اس کی توحید کے لئے غیرت رکھنے والے لوگ دنیا میں پیدا نہ ہوں۔ ایسے وقت میں اس کے غنی ہونے کی صفت غالب رہتی ہے۔ خدا غیور بھی ہے اور غنی بھی۔ حضور انور نے اس ضمن میں خدا تعالیٰ کے پہلے گھر اور وحدانیت کے مرکز بیت اللہ شریف کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ گھر جسے حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل ... توحید باری تعالیٰ کے قیام کے لئے ... وہ توحید کا مرکز کیسے ... شرک کا مرکز بنا ... بار جود ... خدا ... وحدانیت جوش میں نہیں ... یہاں تک حضرت اقدس محمد رسول اللہ

(باقی دیکھئے ۱۲ پر)

جماعت احمدیہ بھارت کا پہلا کامیاب نیشنل یوم تبلیغ

منعقدہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۹۲ء

بھارت کے ۲۴ چوٹی کے کثیر الاشاعت اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں خبریں

بیسیوں افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرتبہ: - از نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

مورخہ ۸ نومبر ۱۹۹۲ء کو سارے ملک میں نہایت عظیم الشان رنگ میں پہلا نیشنل یوم تبلیغ منایا گیا۔ حضور انور کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہندوستان کی تمام جماعتوں کے مرد و زن و بچوں نے بڑے خلوص سے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ ہر جماعت کی تفصیلی رپورٹ کی بدر میں اشاعت تو ممکن نہیں ہے تاہم ہر جماعت کی طرف سے موصولہ رپورٹوں کا خلاصہ معین اعداد و شمار پر مبنی قارئین بدر کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس حقیر مساعی کو محض اپنے فضل سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

قبل اس کے کہ ہر جماعت کی انفرادی کارگزاری کا جائزہ پیش کیا جائے بھارت میں نیشنل یوم تبلیغ کی مجموعی کارگزاری کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہندوستان کی تمام جماعتوں میں نیشنل یوم تبلیغ کے پروگرام بہت خیر و خوبی سے منائے گئے۔ لیکن بعض جماعتوں سے بر وقت رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ البتہ ۴۷ جماعتوں کی طرف سے جو کارگزاری رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کی کارکردگی کا مجموعی جائزہ معین اعداد و شمار بھی درج ذیل ہے:-

تعداد طباعت لٹریچر: ۶۳,۴۰۰

تعداد تقسیم لٹریچر: ۱,۰۹۸۶۸

قیمت فروخت کتب: ۱۷۱۳۸-۷۵ روپے

بک سٹال لگائے گئے: ۶۴

تبلیغی وفود میں کتنے افراد نے حصہ لیا: ۳۱۰ گروپوں میں ۲۹۷۴ افراد نے

جتنے افراد کو پیغام حق پہنچایا: ۱,۶۶,۳۲۳

اخبارات میں تشہیر: ہندوستان کے ۲۵ اخبارات میں۔

گھروں پر دعوت تبلیغ کے لئے بلایا: ۲۰۲ افراد جماعت نے ۴۹۳ افراد کو

ریڈیو و T.V کے ذریعہ پیغام: چھ مقامات پر T.V و ریڈیو میں خبریں نشر ہوئیں۔

تبلیغی جلسے و سیمینار: ۴۰ مقامات پر کئے گئے۔

تبلیغی خطوط: احباب جماعت نے ... ۸۰۴ غیر احمدی افراد کو تبلیغی خطوط لکھے۔

بیعتیں: ۲۰۰

۱- قادیان: آٹھ ہزار چھ سو کی تعداد میں ہندی اور پنجابی زبان میں لٹریچر شائع کروایا۔ بارہ ہزار ٹریکٹ و پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ چھ سو چھبیس (۶۲۶/-) روپے کی کتب چھ مقامات پر لگائے گئے بک سٹالوں پر فروخت ہوئیں۔ بک سٹالوں پر حضور کے خطاب کے کیسٹ بھی لوگوں کو سنائے گئے۔ جماعت کے آٹھ سو مرد و زن نے ۷۲ گروپوں میں منقسم ہو کر قادیان شہر میں تبلیغ کی جبکہ تیس دیہاتوں میں بھی گروپ بھجوائے گئے۔ انتیس افراد نے ایک سو انتیس زیر تبلیغ احباب کو اپنے گھروں میں دعوت دی۔ اخبار ہند سماچار، ریڈیو اور T.V میں اس پروگرام کی تشہیر ہوئی۔ ۳۸ افراد نے ۶۷ تبلیغی خطوط لکھے۔ اس طرح تقریباً ۲۵ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ بیعتیں ہوئیں۔ افراد جماعت نے تبلیغی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے پانچ ہزار روپے کے قریب چندہ جمع کیا۔

مذکورہ بالا ... کے علاوہ ... افراد ... پمفلٹ ... مقامات ... بھجوائے گئے۔

(باقی دیکھئے ص۱۲ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ر فتح ۱۳۷۱ ہش

۶ر دسمبر کا یوم سیاہ

بالآخر وہی ہوا جس کا کئی دنوں سے ڈر تھا۔ انتہاپسند ہندو طاقتوں نے بابری مسجد کو شہید کر کے نہ صرف ہندوستانی مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا بلکہ ہندوستان کی سیکولر روایات و تہذیب کا بھی جنازہ نکال دیا۔ امن و امان قائم رکھنے والے اداروں اب جو بھی بہانے بنائیں دُنیا کے آزادیٔ ضمیر و مذہب کے حامی امن پسند عوام کو جواب دینے کے لئے اُن کے پاس کچھ نہیں بچا۔ اور ۶ر دسمبر کے یوم سیاہ نے یہ ثابت کر دیا کہ اقلیتوں کی جان و مال اور عزت کا تحفظ ایک با اختیار حکومت کی طاقت سے بھی باہر ہے۔

آج جبکہ دُکھی دل کے ساتھ ہم یہ چند سطور تحریر کر رہے ہیں مُلک کے طول و عرض میں نو صد سے زائد انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ یہ سلسلہ کب تک چلے گا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بات تو ظاہر و باہر ہے کہ مسائل اُلجھتے نہیں بلکہ اُلجھائے جاتے ہیں۔ دِن رات کی تربیت سے انہیں ایسا بنا دیا جاتا ہے کہ پھر یہ کہا جا سکے کہ اب یہ ہمارے بس سے باہر ہو چکے ہیں۔ دراصل ایک عرصے سے جبکہ ابھی مسٹر وی۔ پی۔ سنگھ کی حکومت تھی یہ کھچڑی زور و شور سے پکنی شروع ہو گئی تھی۔ مسٹر سنگھ کے وقت میں ایک بار شور و غل اُٹھا تھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے چاہا تھا کہ مسجد توڑنے نہیں دی جائے گی مسجد اُن کے دَور میں نہیں ٹوٹی۔ لیکن کانگرس کی موجودہ دورِ حکومت میں چونکہ اُتر پردیش میں اس سیاسی پارٹی کی حکومت بن چکی تھی جو کہ ہندوؤں سے ان وعدوں کے مطابق اقتدار میں آئی تھی کہ وہ بابری مسجد کو گرا کر رام مندر بنائے گی۔ چنانچہ اس مرتبہ صرف آئندہ کے لئے اپنی کُرسی کو مضبوط کرنے کے ارادے سے ہی اس تاریخی مسجد کو شہید کر دیا گیا۔ وہ الگ بات ہے کہ ہندوؤں کے دِل میں ہمیشہ یہ سوال کانٹا بن کر چبھتا رہے گا کہ انہوں نے ایسا کر کے رام جی کی رُوح کو تسکین بخشی ہے یا ایسے عمل سے وہ رام للّا سے اور بھی دُور ہو گئے ہیں۔

دُوسری بات جو سمجھ سے باہر ہے کہ ہمارے ملک کی انتظامیہ اور عدلیہ بعض سنجیدہ اور حساس قِسم کے واقعات کو بھی اِس حد تک لٹکا دیتی ہے کہ وہ تنازعہ متنازعین کے رحم و کرم کے باعث صحیح یا غلط طور پر خود ہی حل ہو جاتا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ ایسے مسائل سے بچنے کی کوشش کہیں یا حکمتِ عملی کی انتہا۔ ایک مسئلہ جو عرصہ سے دو قوموں کے لئے دردِ سری کا باعث بنا ہُوا ہے اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اُسے بروقت حل نہ کرنا ایک ایسی منطق ہے جو عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہے۔ آج ہر امن پسند شہری ان ہی جوابات کی خاطر مُلک کی انتظامیہ اور عدلیہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ وہ بیج جو کئی سال پہلے زمین میں بویا گیا تھا آہستہ آہستہ نشو و نما پا کر بالآخر اس نے اپنے کڑوے پھل تمام ملک میں پھیلا دیئے۔ اگر بڑھنے اور پھلنے پھُولنے سے پہلے ہی اسے کاٹ دیا جاتا تو آج یہ کانٹے دار درخت اس قدر تناور نہ ہوتا ـــ اور پھر جبکہ انتہاپسند ہندو تنظیمیں ایک عرصہ سے تخریب کاری کے مذموم ارادوں کو ببانگِ دہل ظاہر کر رہی تھیں تو یہ کہنا کہ واقعہ اچانک ہو گیا بعید از عقل و فہم ہے۔

ہم حکومتِ ہند کے اس لحاظ سے ضرور مشکور ہیں کہ اگر وہ اپنی لاچاری اور مجبُوری کے باعث بابری مسجد کو بچا نہیں سکی تو کم از کم اب صُوبہ یو۔پی میں صدارتی حکومت کے نفاذ اور بعض لیڈروں کی گرفتاری اور آئندہ کے لئے کچھ منصوبوں کا اعلان کر کے اقلیتی فرقہ کے لوگوں کو اعتماد میں لینے کی کوشش کی ہے۔ خُدا کرے کہ یہ منصوبے صرف فائلوں کی نذر نہ ہو جائیں۔ بلکہ عملی جامہ بھی پہنیں۔ اور شہید کی گئی بابری مسجد کی تعمیر کے علاوہ فسادات میں جاں بحق (باقی صفحہ ۱۵ پر)

برطانوی ٹیلیویژن پروگرام میں انبیاء کرام کی عزت پر حملہ

جماعت احمدیہ یو۔کے کا پُرزور احتجاج

از مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ

مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو لندن کے ایک ٹیلی ویژن پر ایک مزاحیہ پروگرام SPITTING IMAGE میں خدا تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تضحیک کی گئی۔ یہ پروگرام مشہور شخصیات کو مضحکہ خیز گڈیاؤں کی صورت میں دکھا کر اُن پر طنز کرنے پر مشہور ہے۔ عام طور پر سیاسی لیڈر اس کی طنز کا نشانہ بنتے ہیں۔ مگر اس دفعہ انہوں نے نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو ایک سفید ریش والے شخص کی صورت میں بائبل کی تلاش میں سرگرداں دکھایا گیا اور حضرت عیسیٰؑ کو ہپی کی صورت میں دِکھایا۔

اِس پروگرام کی چند تفصیلات چونکہ پہلے ہی اخبارات میں آ چکی تھیں لہٰذا فوری طور پر حضرت اقدس کی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ یو۔کے نے سب سے پہلے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور ایک مؤثر خط برٹش فلم اینڈ ٹیلیویژن پروڈیوسر ایسوسی ایشن کو لکھا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ایک برگزیدہ نبی ہیں اس لئے ان کو کٹھ پتلیوں کی صورت میں پیش کرنا انبیاء کی توہین کے مترادف ہے جس سے کہ یقیناً مسلمانوں اور عیسائیوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔ لہٰذا اس قسم کے پروگراموں کا سلسلہ بند کیا جائے۔

پروگرام کے بعد بھی احتجاج کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ بریڈفورڈ سے مکرم عبدالباری ملک نے بی بی سی ریڈیو لیڈز پر بیان دیتے ہوئے سخت احتجاج کیا۔ نیز سن رائز ریڈیو کے سٹیبائٹ پروگرام میں جو تمام یورپ میں سُنا جاتا ہے حصہ لیکر اس پروگرام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اخبارات میں بھی بیانات جاری کئے گئے۔ چنانچہ بریڈفورڈ کے اخبار ٹیلیگراف اینڈ آرگس نے اپنی ۱۷ر اکتوبر کی اشاعت میں "ٹی وی پر حضرت عیسیٰ کو ہپی کے رُوپ میں پیش کرنے پر غم و غصہ" کے عنوان سے خبر دیتے ہوئے مکرم باری ملک صاحب کا بیان شائع کیا جس میں انہوں نے کہا کہ ایسے پروگرام پیش کرنا ہی غلطی ہے۔

لندن کا ہفت روزہ اخبار وطن اپنی ۱۷ر اکتوبر کی اشاعت میں "مسلمان انبیاء کرام کی توہین کی سخت مذمت کریں" کے عنوان سے لکھتا ہے :-

"جماعت احمدیہ نے انڈی پنڈنٹ ٹیلی ویژن کے پروگرام اسپٹنگ امیج میں خدا تعالیٰ کو ایک بوڑھے شخص کی صورت میں بائبل کی تلاش میں سرگرداں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہپی کے رُوپ میں دِکھانے پر سخت احتجاج کیا ہے۔ آئی ٹی وی نے یہ پروگرام ۱۱ر اکتوبر کو دکھایا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک برگزیدہ نبی تھے اس لئے ایسے پروگرام سے مسلمانوں کی واقعی دلآزاری ہوئی ہے۔"

روزنامہ جنگ لندن نے ۲۲ر اکتوبر کی اشاعت میں ہمارا ایک خط شائع کیا جس میں احتجاج کرتے ہوئے یہ لکھا گیا کہ "کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ انبیاء جیسی ذی شان ہستیوں کو مضحکہ خیز انداز میں پیش کرے۔ ان کے خلاف شوخیوں سے کام لے۔ اور گستاخیوں میں حد سے بڑھ جائے۔ ایسی بے باکی کسی بھی معاشرے میں کسی بھی ہوشمند انسان کو زیب نہیں دیتی۔"

ہفت روزہ ایشین نے بھی اپنی ۲۳ر اکتوبر کی اشاعت میں ہمارا احتجاجی مُراسلہ شائع کیا۔ اور لکھا کہ ایسے پروگرام یقیناً انڈی پنڈنٹ ٹیلی ویژن کے ضابطۂ اخلاق کے مخالف ہوں گے اس لئے ان کو پیش کرنا دانشمندی نہیں ہے۔

ایک اور ہفت روزہ دی ایشین ٹائمز نے اپنی ۲۷ر اکتوبر کی اشاعت میں نمایاں طور پر جماعت احمدیہ کی طرف سے احتجاج کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت نے برٹش فلم اینڈ ٹیلی ویژن پروڈیوسر ایسوسی ایشن کے مینجر کو بڑا سخت خط لکھا ہے جس میں اس پروگرام کی مذمت کی گئی ہے۔

ہفت روزہ ایسٹرن آئی (EASTERN EYE) نے مورخہ ۳ر نومبر کو جماعت احمدیہ کے احتجاج کی خبر شائع کی اور کہا کہ تمام مُسلمان ٹیلی ویژن کی ایسی پیشکش پر جس میں خدا تعالیٰ، مقدس کتب، بانئ مذاہب یا مختلف مذاہب کی مقدس ہستیوں کی توہین کا پہلو نکلتا ہو سخت مذمت کرتے ہیں۔

اسی طرح وانڈزورتھ بورو نیوز (WANDS WORTH BORO NEWS) اپنی ۶ر نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ ایسے پروگراموں کی سخت مذمت کرتی ہے۔ جن میں خدا تعالیٰ، مختلف مذاہب کے مقدس صحیفوں، (باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

خطبہ جمعہ

خائن کو قیامت کے دن کوئی پناہ نہیں ملے گی کوئی دوستی کام نہیں آئیگی کسی کی شفاعت قبول نہیں کی جائیگی

وہ برائیاں جو نظر سے پیدا ہوتی ہیں آجکل بڑی تیزی سے مشرقی ممالک میں جا کر اپنا گھر بنا لیتی ہیں

احمدی نوجوانوں اور نظام جماعت کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ احمدی معاشرہ کو کلیتہً ان چیزوں سے پاک رکھیں

ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ / نبوت ۱۳۷۱ ہش بمطابق ۱۳ / نومبر ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن!

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ۬ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ۝
يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

(سورۃ المومن آیت ۱۹ تا ۲۱)

بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
گذشتہ سفر پر روانگی سے پہلے

خیانت کا مضمون

چل رہا تھا کہ کس طرح خیانت نے بھی مختلف چیزوں کی صورت میں انسان کے دل میں اپنے اڈے جما لئے ہوتے ہیں اور جہاں جہاں بھی خیانت داخل ہوتی ہے وہاں خدا نہیں آسکتا۔ اس سلسلہ میں ابھی گفتگو جاری تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ اسی مضمون کو شروع کیا جائے گا۔

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں خیانت ہی کے مضمون پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی گئی ہے لیکن خیانت کے ذکر سے پہلے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ اس دن سے ان کو ڈرا جو قریب سے قریب تر آتا چلا جا رہا ہے وہ دن جب خوف سے دل ہنسلیوں تک جا پہنچیں گے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ اس دن ظالموں کے لئے ان کا کوئی گہرا جگری دوست کام نہیں آسکے گا۔ وَلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ نہ ان کو کوئی ایسا شفیع میسر ہوگا کہ خدا تعالیٰ جس کی شفاعت کو مان لے یا جس کی اطاعت کی جائے يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ٭ اور ان باتوں سے باخبر ہے جن کو دل چھپائے رکھتے ہیں وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ: اللہ تعالیٰ حق کے ساتھ فیصلہ فرماتا ہے اور وہ لوگ جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ان کے پاس تو فیصلہ کی کوئی بھی طاقت نہیں کوئی اختیار نہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور بہت دیکھنے والا ہے

یہاں پہلے تو متنبہ فرمایا گیا کہ تمہاری خیانتیں ایسی نہیں ہوں گی کہ ان کو نظر انداز کر دیا جائے اور تم انہیں چھپا سکو ایک دن ایسا آنا ہے کہ جب تمہیں ان خیانتوں کا حساب دینا ہوگا اور وہ دن اتنا سخت ہے کہ خواد سنہ کے مطابق جیسے دل بعض دفعہ خوف سے اس طرح دھڑکتے ہیں کہ یوں لگتا ہے جیسے گردن سے ٹکرا رہے ہیں یا ہنسلی کی ہڈیوں سے ٹکرا رہے ہیں تو اس دن کی ایسی کیفیت ہوگی جب خوف اور اضطراب سے دل اپنے سینے سے باہر ہو رہے ہوں گے اور وہ دن ایسا ہوگا جب دوستیاں کام نہیں آئیں گی جب کوئی شفاعتیں کام نہیں آئیں گی اللہ ہی فیصلہ فرمائے گا اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا۔ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ ۝

آنکھ کی خیانت

کو جانتا ہے۔ یہ بہت ہی اہم مضمون ہے جس پر اگر ہم نظر رکھیں تو ہماری آنکھیں بہت سی بدیوں سے بچ جائیں گی اور ہمارے دل بہت سی چیزوں کو قبول کرنے کے نتیجہ سے نجات پا جائیں اور معاشرہ کی صفائی اور معاشرے کو جرائم سے پاک رکھنے کے لئے اس آیت کا مضمون ایک بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے۔

خیانت عام طور پر بدنظری سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ قرآن کریم نے ایک دوسری جگہ پر فرمایا: وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ (سورہ طٰہٰ: آیت ۱۳۲) تم اپنی نظر کو یونہی آزاد آوارہ نہ دوڑایا کرو کہ جس کے پاس اچھی چیز دیکھی جو ہم نے اسے عطا کی ہے، اسے لینے کا فیصلہ کر لو اس کے لینے کی حرص تمہارے اندر پیدا ہو جائے۔ پس للچائی ہوئی آنکھ سے دوسری چیزوں کو دیکھنا یہ گہری اور سنگین بدیوں کی بنیاد ڈالنے والی بات ہے اور یہ بنیاد دل میں پڑتی ہے پس انسان جب کسی کی اچھی چیز کو دیکھتا ہے خواہ انسانی چیز ہو یعنی رشتے میں اس کے تعلق والی کوئی چیز ہو یا کسی کی ملکیت کو دیکھتا ہے تو آنکھ کی حرص دراصل دل کو یہ پیغام دیتی ہے کہ اسے اپنانے کا فیصلہ کر لو اور جب یہ فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر اندر ساری سکیمیں تیار ہوتی ہیں اور دل اسی خیانت کی آماجگاہ ہو جاتا ہے جس کا آغاز آنکھ سے ہوا تھا تو خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ فرمایا کہ آنکھوں کی خیانت اس کی حفاظت کرو یہ ایسا ہی مضمون ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا کہ سرحدوں پر گھوڑے باندھو اس بات کا انتظار نہ کرو کہ دشمن تمہارے گھر تک پہنچ جائے پھر دفاع کی کارروائی شروع کرو۔ تو آنکھ وہ سرحد ہے جہاں خیانت کا دفاع ہونا چاہئے۔ اگر آنکھ سے خیانت کا دفاع ہو جائے تو پھر دل کا حال صاف ہی رہتا ہے۔ دل پاکیزہ رہتا ہے اور اس کو پھر کسی قسم کا اور خطرہ درپیش نہیں ہوتا تو کتنی لطافت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اس مضمون کو بیان فرمایا کہ آنکھوں کی حفاظت کرو آنکھوں سے خیانت شروع ہوتی ہے وہ دل میں اترتی ہے اور وہاں پناہ لے لیتی ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ میرے دل کا حال تو کسی پر روشن نہیں ہے۔ کیسے کوئی سمجھے گا کہ میں نے کیا

٭ [illegible] وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

سوچا اور کیا نیت باندھی فرمایا اللہ جانتا ہے۔ وہ خیانت کے آغاز سے لے کر آخر تک انجام تک تمام مراحل سے واقف ہے اور پوری طرح اُن تمام منازل سے واقف ہے جن سے گزر کر نیتیں بدی کا روپ ڈھالتی ہیں اور پھر دنیا میں مصیبتیں اور دُکھ پھیلا دیتی ہیں۔ چنانچہ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ میں یہ بتایا کہ یہ تمام سفر جو ایک گندے سیلم پر منتج ہوا، ایک بد ارادے پر منتج ہوا جس کے ذریعہ چوریاں ہوئیں، ڈاکے ہوئے، قتل ہوئے۔ لوگوں کی عزتوں پر حملے ہوئے یہ سارا مضمون قرآن کریم کی اس چھوٹی سی آیت میں دریا بکوزہ تمام تفصیل سے بیان فرما دیا۔ وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ: پھر جس کی نظر ہر چیز پر ہو۔ باریک سے باریک چیز پر ہو اس کا فیصلہ تو لازماً حق کے مطابق ہوگا۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ وہ لوگ جن کو یہ خدا کے سوا معبود بناتے ہیں ان کے ہاتھوں میں تو کوئی فیصلے نہیں ہیں چنانچہ شرک کا مضمون بھی اس کے ساتھ باندھ دیا دراصل خائن لوگ اپنی خیانت کو اوّل تو چھپاتے ہیں لیکن جب پکڑی جاتی ہے تو پھر دنیاوی خداؤں کی طرف رُخ کرتے ہیں اور اُن سے سہارے ڈھونڈتے ہیں اور اُن کے فیصلے اپنے حق میں کروانے کے لئے پھر خیانت سے کام لیتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے شروع ہی میں فرما دیا کہ وہ دن جس کا ہم ذکر کرنے والے ہیں وہاں کسی جھوٹے کی شفاعت منظور نہیں ہوگی، کسی کی دوستی کام نہیں آئے گی لیکن دنیا میں جب تم خیانتیں کرتے ہو تو تمہارا ایک سہارا یہ جھوٹے معبود ہیں جو تم نے اپنے دلوں میں نصب کر رکھے ہیں۔ خیانت خود ایک جھوٹا خدا ہے لیکن جب خیانت مصیبت ڈالتی ہے تو پھر انسان مزید جھوٹے خداؤں کی طرف رُخ کرتا ہے اُن کی طرف دوڑتا ہے تو فرمایا کہ ان کے ہاتھ میں اس دن کوئی فیصلہ نہیں ہوگا اور دنیا میں ان کے فیصلے تمہارے کسی کام آ نہیں سکتے کیونکہ تم خدا کی پکڑ کے نیچے ہو۔ پس اس پہلو سے خیانت کا مضمون بہت اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔

اس کی بہت سی شاخیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے "غدر" کے لفظ کے تابع خیانت کو بیان فرمایا کیونکہ لغت دراصل بتاتے ہیں کہ دھوکہ اور خیانت ملتے جلتے مضامین ہیں چنانچہ

عہد شکنی کو قرآن کریم نے خیانت قرار دیا

اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے لفظ غدر کے تابع عہد شکنی کا ذکر فرمایا:

ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ۔

بخاری کی یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ جن سے قیامت کے دن میں جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے ساتھ عہد کر کے دھوکہ کیا یعنی میرے عہد بیعت میں داخل ہوا اور پھر اس کی کوئی پرواہ نہ کی یہ بھی خیانت کی ایک قسم بلکہ سب سے زیادہ سنگین قسم ہے۔ دوسرے وہ شخص جس نے آزاد شخص کو غلام بنایا اور بیچ دیا اور اس کی قیمت کھا گیا۔ یہ بھی براہ راست خدا تعالیٰ کی خیانت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو آزادی بخشی ہے اسی کا آزادی کا یہ حق چھیننے کا کسی اور دوسرے کو حق نہیں۔ پس غلامی کے مضمون پر یہ حدیث حرف آخر ہے۔ اس میں غلامی کے متعلق تمہاری صریح ہدایات عطا فرما دی گئی ہیں جنہیں آج بدقسمتی سے عالم اسلام نظر انداز کر رہا ہے۔

وہ مقدس سرزمین یعنی وہ ارضِ حجاز جہاں مکہ اور مدینہ کی دونوں مقدس بستیاں واقع ہیں جہاں یہ ہدایت جاری فرمائی گئی وہاں آج تک بھی لونڈیوں کا رواج ہے اور غلام پالے جا رہے ہیں اور مشرقِ وسطیٰ میں غلاموں کی تجارت ہو رہی ہے غریب ملکوں سے عورتیں بھی خریدی جاتی ہیں۔ معصوم بچے بھی خریدے جاتے ہیں اور ہر طرح کے مظالم اس فرضی حق پر کئے جا رہے ہیں کہ ہم نے پیسے دئے اور اس کو خرید لیا تو اللہ تعالیٰ کا رسول فرماتا ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ انسان کی آزادی خدا تعالیٰ کی عطا ہے کسی کو حق نہیں ہے کہ اسے غلام بنا کر دوسروں کے پاس بیچے۔ یہ سودا فاسد ہے جس نے اس کو بیچا ہے اس نے بھی خیانت کی اور جس نے وہ خرید کر اپنی طرف سے غلام سمجھا اس نے بھی خیانت کی کیونکہ چوری کا مال آگے چلے ہزار دفعہ بکے وہ چوری کا مال ہی رہے گا اور جس کے ہاں سے دستیاب ہوگا وہ بھی چور سمجھا جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے یہ بہت ہی اہم مضمون ہے کہ تمام دنیا میں کسی انسان کو کسی دوسرے انسان کو غلام بنانے کا حق نہیں ہے۔ یہ آزادی خدا کی طرف سے ایک امانت ہے اور اس امانت میں خیانت کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔

پھر فرمایا

تیسری قسم کی بددیانتی

یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مزدور کو اُجرت پر رکھے اور پھر اس کا پورا حق ادا نہ کرے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جتنی اُجرت طے ہو وہ نہ دے فرمایا: اِسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ۔ اس سے تو پورا پورا فائدہ اُٹھا لیا اور اس کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کیا۔ اس دھوکے میں لوگ مبتلا نہ رہیں کہ جتنی اُجرت طے کر لی جائے اگر وہ دے دی جائے تو حق ادا ہو جاتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ غریب ملکوں میں جب فاقے پڑتے ہیں اور مصیبتیں عائد ہوتی ہیں تو وہاں حق سے اُجرت کم ہو جاتی ہے اور اس کو EXPLOITATION کہا جاتا ہے یعنی کسی کا استحصال ہو رہا ہے پس اگر آپ کسی مزدور کو اتنے پیسے دیں کہ جتنا اس نے آپ کا کام کیا ہے اس کا مناسب بدلہ نہ ہو تو قطع نظر اس کے کہ آپ نے اس کو اپنے معاہدے کے مطابق پیسے دئے ہیں کہ نہیں آپ نے اس کا حق رکھ لیا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ان معنوں میں "لَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ" فرمایا کہ اس سے کام تو پورا لیا لیکن اس کو جو دیا وہ اس کا حق نہیں بنتا تھا اور یہ فیصلہ انسانی فطرت کرتی ہے اور کر سکتی ہے۔ ہر شریف النفس انسان جب کسی سے کام لیتا ہے تو اس کی فطرت کے اندر خدا تعالیٰ نے ایک پیمانہ رکھ دیا ہے جو ان باتوں کو جانچ لیتا ہے کہ جس قسم کی محنت کوئی شخص کر رہا ہے میں اس کا حق ادا کر بھی رہا ہوں یا نہیں۔

مجھے یاد ہے کہ پاکستان میں سخت گرمیوں میں جب مزدور عمارتیں بنتے دیکھے جاتے ہیں تو انتہائی تکلیف میں وقت گزار کر کڑکتی دھوپ میں وہ کام کیا کرتے تھے ان کو شام کو اگر ڈھائی روپے دے دئے جائیں جو اس زمانے میں مزدوری ہوتی تھی اور انسان سمجھے کہ حق ادا ہو گیا تو بالکل جھوٹ ہے نفس کا ایک دھوکہ ہے ان کے لئے اس بنیادی عہد سے بڑھ کر خدمت کرنا ضروری ہے ایسے موقعوں پر اُن کے لئے شربت کا انتظام کرنا، کھانا پیش کرنا اور سہولتیں مہیا کرنا اور طے شدہ اُجرت سے بڑھ کر ادا کرنا۔ یہ ہے جو امانت کا حق ادا کرنے والی بات ہے اس سے ورے ورے جتنی چیزیں ہیں اس میں کچھ نہ کچھ خیانت شامل ہو جاتی ہے اور اس معاملہ میں خصوصاً احتیاط کی اس لئے ضرورت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایسے شخص سے میں جھگڑوں گا۔ یعنی اس غریب کا وکیل بنوں گا جس سے محنت کروائی گئی۔ جس سے پورا کام لیا گیا اور اس کا حق ادا نہیں کیا گیا تو جماعت احمدیہ کو ہمیشہ اس حدیث کو حرزِ جان بنا کر رکھنا چاہئیے۔ اس میں بہت گہرائی اور تفصیل کے ساتھ کئی بنیادی باتوں کا ذکر ہے اور دراصل اسی آیت کریمہ کی یہ

تفسیر ہے کہ یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ۔ کہ لوگ کئی قسم کی خیانتیں کرتے ہیں ان کی آنکھیں جو چیزیں دیکھتی ہیں اور خیانت کر جاتی ہیں مزدوری کے مضمون کا بھی آنکھوں سے ایک تعلق ہے مالک دیکھ رہا ہے کہ آپ کس قسم کا کام کر رہے ہیں وہ جانتا ہے کہ اسے اگر اس سے دس گنا زیادہ پیسے بھی دے دئے جائیں تو اس کام پر آمادہ نہیں ہو گا۔ اور اس کی آنکھ ضرور دل کو ایک پیغام پہنچاتی ہے لیکن اگر وہ پیغام دل قبول نہ کرے تب بھی خیانت مگر خائن کی آنکھ جھوٹی ہو چکی ہوتی ہے یہ مضمون ہے عام صحیح فطرت والے کی آنکھ جو پیغام پہنچاتی ہے یہ اس پیغام کو قبول ہی نہیں کرتی اور رستے ڈھونڈتی پھرتی ہے یہ خیانت کی آنکھ ہے چنانچہ میں نے دیکھا ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ سخت گرمی میں بڑی مصیبت میں خون پسینہ ایک کر کے مزدور محنت کرتا ہے لیکن ایک اینٹ کہیں ٹیڑھی رکھی جائے یا کوئی چیز گر کر ٹوٹ جائے تو اس پر مالک یا دوسرے جو اس کو نوکر رکھتے ہیں وہ واقعۃً ایسے ظالمانہ طور پر برستے ہیں کہ جیسے وہ خدا ہوں اور ہر چیز پہ پوری طرح قدرت رکھتے ہوں لیکن خدا کی صفات حسنہ سے عاری ہوں۔ مجھے تو خدا کی یہی تعریف ہے اپنے آپ کو مقتدر تو سمجھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر چیز پر حق تصرف و قدرت میں ہے مگر خدا کی تمام صفات حسنہ سے عاری ہے اس طرح وہ اس سے سلوک کر رہے ہوتے ہیں، اسی کا دوسرا نام فرعونیت ہے تو دیکھئے یہ آنکھ سے آیا۔ اور خیانت کی اچھی چیز کو نہیں دیکھا اور بری چیز پر نظر ڈالی اور نظر کو محدود کر لیا یہی آنکھ کی خیانت ہے تو امانت کا آنکھوں سے بڑا وسیع تعلق ہے اس مضمون پر آپ جتنا غور کریں گے اتنا زیادہ آپ کو امانت کا عرفان ہوگا اور خیانت کے مضمون سے آپ خبردار ہوتے چلے جائیں گے۔

آگے اسی مضمون کی بہت سی مثالیں ہیں جو قرآن کریم نے خود بیان فرمائی ہوئی ہیں اب ان مثالوں کا ذکر کرتا ہوں ایک بڑی اہم مثال یہ ہے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ... (سورۃ التحریم آیت ۱۱)

ایک عبرتناک مثال

کہ طور پر ان لوگوں کے سامنے جو کافر ہو گئے دو عورتوں کو پیش کرتا ہے ایک نوح ؑ کی بیوی اور ایک لوط ؑ کی بیوی۔ یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ ایک دوسرے موقع پر مومنوں کے لئے بھی دو عورتوں کی مثال پیش فرمائی ایک حضرت مریم کی اور ایک حضرت آسیہ، فرعون کے گھر کی عورت کا ذکر فرمایا اور یہاں کافروں کے لئے دو عورتوں کی مثال پیش فرمائی۔ اور وہ دو عورتیں حضرت نوح ؑ کی بیوی اور حضرت لوط ؑ کی بیوی ہیں فرمایا

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

وہ دونوں ہمارے ایسے بندوں کے گھروں میں تھیں اور ان کے عقد میں آئی تھیں جو صالح تھے پاکباز تھے اور نیک تھے اور امانتوں کا حق ادا کرنے والے تھے۔ فَخَانَتٰهُمَا : انہوں نے ان کا حق ادا نہیں کیا اور ان کے حقوق میں خیانت کی فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ پھر اللہ کے مقابل پر کوئی چیز ان کے کام نہ آسکی وَقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۔ اور قیامت کے دن ان کے متعلق یہ فیصلہ ہوگا کہ انہیں کہا جائیگا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

اب دیکھ لیجئے اس آیت کے مضمون کا کتنا گہرا تعلق اس آیت کریمہ سے ہے جس سے میں نے خطبہ کا آغاز کیا وہاں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خائن کو قیامت کے دن کوئی پناہ نہیں ہوگی کوئی دوستی کام نہیں آئے گی۔ کسی کی شفاعت قبول نہیں کی جائیگی انسان زیادہ سے زیادہ یہ سوچ سکتا تھا کہ انبیاء سے خدا کا اتنا گہرا تعلق ہوتا ہے کہ خیانت کرنے والوں کے حق میں ان کی شفاعت مان لی جائے گی۔ کیونکہ وہ تو جھوٹے شفیع نہیں ہیں لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ خدا کے نبی ایسے امین ہوتے ہیں کہ خائن کی شفاعت کرتے ہی نہیں اس لئے عملاً بات وہی رہتی ہے کہ ان کو کوئی شفیع نصیب نہیں ہو سکتا جس کی بات خدا مانے پس اگر انبیاء کی بیویوں کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر جاری ہو جائے اور یہ فیصلہ سُنا دیا جائے کہ وہ بھی اگر خیانت کریں گی تو اس خیانت کی جزاء ان کو ضرور ملے گی اور قیامت کے دن نبی کے ساتھ رشتہ ان کے کام نہیں آئے گا۔ تو تمام دنیا کی عورتوں کے لئے اور تمام دنیا کے مردوں کے لئے اس میں بڑا پیغام ہے مسلمانوں کو اور مومنوں کو یہاں مخاطب نہیں فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے اور احسان ہے اور یہ ایک طرز بیان ہے کہ مومنوں سے تو میں ایسی توقع نہیں رکھتا اس لئے کافروں کے لئے میں یہ مثال دیتا ہوں گویا کہ ایمان اور اس قسم کی خیانتیں ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں دوسرے لفظوں میں ایسا شخص جو اس قسم کی خیانت میں مبتلا ہو وہ اس حالت میں مومن نہیں رہتا اور کافروں پر ہی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

اب دیکھیں قرآن کریم کی آیات کا احادیث سے کتنا گہرا تعلق ہے ایک دوسرے موقعہ پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ گناہ کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اسی کی سند اسی آیت کریمہ میں ہے یہ خیانت ایسی خیانت ہے جس کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ مومنوں پر صادق ہی نہیں آتی یہ مثال کافروں پر صادق آئے گی مومنوں کے لئے جو مثال چنی وہ اس کے بالکل برعکس ایک ایسی عورت کی چنی جو پاکبازی میں ایک تمثیل بن گئی۔ یعنی حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام حضرت مریم علیہا السلام کو عورتوں میں پاکبازی کے ایک سب سے اعلیٰ اور ارفع نمونہ بنا کر پیش فرمایا اور مومنوں کو کہا کہ تمہارے لئے یہ تمثیلی یہ نمونہ ہے اس کو اختیار کرو۔ اس مضمون میں اور بھی بہت سی باتیں ہیں آسیہ کو کیوں چنا گیا؟ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ یہ صاحب عرفان کے لئے غور کی بہت سی باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس میں بہت عظیم الشان پیغامات ہیں

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ پاکستان کا ایک مُلّاں سوال و جواب کی مجلس میں آیا اور اُس نے بڑے طنز کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ سوال اٹھایا کہ مرزا صاحب نے تو لکھا ہے کہ ایک وقت ایسا آیا کہ میری مریمی حالت ہو گئی اور اس مریمی حالت میں میں بہت تکلیف میں سے گزرا اور پھر میرے روحانی بچہ ہوا اور وہ عیسیٰ ہے جو میں ہوں تو بتائیے کہ ان کے اوپر کیا کیا گزری مرزا صاحب کے کس طرح بچہ ہوا ہوگا اور کس طرح حمل ٹھہرا؟ کس کا تھا وغیرہ وغیرہ اس نے بہت نمک مرچ لگایا اور بڑے تمسخر کے ساتھ یہ اعتراض اٹھایا۔ بڑی بھاری مجلس تھی سینکڑوں آدمی اس میں شامل تھے اور اس نے مجلس کے مزاج کو بگاڑنے کے لئے بہت ہی طنز کے ساتھ کام لیا

میں نے اس سے کہا کہ مولوی صاحب آپ نے بات ختم کر لی ہے تو اب مجھ سے میری بات سُن لیجئے قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ مومنوں کے لئے دو عورتوں کی مثالیں ہیں ایک مریم کی اور ایک اِمۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ کی تو آپ نے اپنے لئے اعلیٰ مثال تو نہیں چنی اس پر تو آپ نے مذاق شروع کر دئے ہیں مریم کی مثال تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے رہنے دی ہے تو اگر آپ مومن ہیں تو آپ کے لئے اس بات سے مفر نہیں ہے کہ اعلیٰ مثال نہیں چنتے تو کم سے کم ادنیٰ مثال ہی اپنے اوپر صادق کر کے دکھائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو مریمی حالت میں سے گزر کر اس روحانی پاکبازی کا نمونہ دکھا دیا جس میں شیطان کے مس کے بغیر روحانی اولاد نصیب ہوتی ہے اور کوئی زانی تمنا، کوئی ذاتی خواہش، کوئی کمینہ جذبہ جو شیطان سے تعلق رکھتا ہے اس روحانی ولادت میں کار فرما نہیں ہوتا ورنہ ہزار ہا لوگ ایسے ہیں جن کو تمنا ہوتی ہے کہ وہ روحانی ترقی کریں لیکن نفس ان کو دھوکہ دیتا کئی قسم کے توہمات الہام بن جاتے اور کئی قسم کے پیغامات کے غلط مطلب

نکالتے اور اپنے مراتب بڑھاتے رہتے ہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مؤمن کی مثال مریمؑ کی سی ہے مریم نے کسی ناپاکی کے خیال کو دل میں نہیں آنے دیا اور اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے اس کو ایک روحانی بچہ عطا فرمایا تو مؤمن کی ہر ترقی دل کی پاکیزگی سے وابستہ ہوتی ہے اس میں غیر اللہ کا اور شیطان کا کوئی دخل نہیں ہوتا میں نے کہا ان معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو وہ کامل مؤمن ثابت کر دکھایا جس کی اعلیٰ مثال مریمؑ کی سی ہے آپ اس کو قبول نہیں کرتے اب میں آپ سے الفاظ میں پوچھتا ہوں کہ آپ اگر فرعون کی بیوی بنتے ہیں تو فرعون نے آپ سے کیا کیا اور آپ پر کیسی کیسی واردات گذری جس طرح آپ نخروں سے مسیح موعودؑ پر اعتراض کرتے اور مجھ سے پوچھ رہے تھے اب اسی مجلس میں آپ اپنی داستانیں سنائیے اچانک مجلس کا مزاج اس کے اوپر الٹ گیا وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہنسنے کی تیاری کر رہے تھے وہ مولوی صاحب کی طرف دیکھتے تھے اور ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ اب یہاں سے بھاگ جاؤ۔

امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو گہرائی کی نظر سے دیکھا جائے تو اس میں بہت گہرے مطالب ہیں اور تمام احادیث نبویہؐ اور تمام پاکبازوں کے فرمودات قرآن کریم میں جڑیں رکھتے ہیں اس لئے وہ بدبخت اور بدنصیب ہے جو پاک لوگوں کے کلام پر ہنسی اور ٹھٹھے میں جلدی کرتا ہے بعض دفعہ وہ کلام سمجھ نہیں آتا اور عجیب محسوس ہوتا ہے لیکن اگر انسان کو یہ بنیادی حقیقت معلوم ہو کہ خدا کے بندوں کی باتیں خدا کے کلام میں اپنی جڑیں رکھتی ہیں وہیں سے پھوٹتی ہیں انسان تلاش کرے تو اس جگہ تک پہنچ جاتا ہے۔ پس انہی معنوں میں جب آپ دیکھیں تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے تمام فرمودات قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت میں پیوستہ ہیں لہٰذا کسی ایک خاص گناہ کے متعلق یا اس قسم کی دوسری خیانتوں کے متعلق آپ کا یہ فرمانا کہ وہ گناہ یا

خیانت کرتے وقت انسان مؤمن نہیں رہتا

قرآن کریم میں مثلاً یہ آیت ہے جس سے استنباط ہوتا ہے اور بھی آیات سے استنباط ہوتا ہوگا۔ پس بنیادی بات یہ ہے کہ خیانت کرنے والا حقیقت میں مؤمن نہیں رہتا جب وہ خیانت کرتا ہے وہ ایمان کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

آج کل اس دنیا میں جو معاشرہ ہے یہ ایسا خطرناک ہوتا چلا جا رہا ہے کہ اس آیت کے مضمون کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے اور دوسروں میں اس کی تشہیر کی ضرورت ہے۔ اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال دی اور اس کا بھی خیانت کی اصطلاح میں ہی ذکر فرمایا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب بالآخر قید سے رہائی نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس جیل خانے سے باہر نہیں آؤں گا جب تک اس عورت سے جس نے مجھ پر الزام رکھا تھا پہلے پوچھا نہ جائے کہ میں کیسا تھا جب اس تک یہ پیغام پہنچایا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور کہا کہ وہ خدا کا پاک بندہ تھا اس پر حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ یہ میں نے اس لئے کیا تھا یعنی اپنی قید کو مزید لمبا کر لیا مگر باہر آنا پسند نہیں کیا تاکہ میرا سابق مالک خوب جان لے کہ میں نے اس کی غیر حاضری میں اس سے کوئی خیانت نہیں کی کتنا عظیم الشان مضمون ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک عارضی مالک کی خیانت کا ذکر فرمایا جو مزدور سے خیانت کرتا ہے یہاں دراصل اس سے الٹ مضمون ہے ایک مزدور پر الزام لگایا گیا کہ اس نے خیانت کی لیکن مزدور ہونے اور بے طاقت اور مجبور ہونے کے باوجود جبکہ خیانت کرنے کے زیادہ نفسیاتی محرکات موجود ہوتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حالت میں بھی خیانت نہیں کی فرمایا:

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ (سورۃ یوسف: آیت ۵۳)

دو باتیں ثابت کرنے کے لئے میں نے یہ موقف اختیار کیا تھا اول یہ کہ میں خائنوں میں سے نہیں ہوں اور جس نے مجھے خریدا تھا (اس زمانے میں جو دستور تھا اس کے مطابق آپ واقعۃً ایک اجیر کی حیثیت سے ظاہری غلامی کی بندھنوں میں جکڑے ہوئے ایک مالک کے گھر کام کر رہے تھے۔ فرمایا) اس کو علم ہو جائے کہ میں نے کبھی خیانت نہیں کی وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ اور تاکہ یہ بھی پتہ چل جائے کہ وہ لوگ جو کسی سے خیانت کیا کرتے ہیں اُن کی تدبیروں کو خدا تعالیٰ کامیاب نہیں ہونے دیتا اور الٹ نتائج نکالتا ہے۔ پس قید خانے سے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بادشاہت تک جا پہنچے اور اُس وقت کے بادشاہ یعنی عزیز مصر کے تابع اُس کے اقتدار میں شامل ہو گئے آپ کو بہت بڑا مرتبہ عطا ہوا سارے خزائن آپ کے سپرد کر دئے گئے اور وزیر دفاع کی بھی بڑی طاقت ہوتی ہے مگر آخری تان جو ٹوٹتی ہے وہ اقتصادیات پر ہی ٹوٹا کرتی ہے جس کے ہاتھ میں ملک کی اقتصادیات ہوں دراصل وہی بادشاہ ہے پس حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عملاً قید خانے سے مصر کی بادشاہی نصیب ہو گئی اور یہ معنی ہیں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا الٹ نتیجہ نکالتا ہے۔ خیانت اُس نے کی تھی جس نے مجھ پر الزام لگایا اور اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ دیکھو آج میں کس شان تک پہنچ گیا ہوں۔ پس خیانت سے بچنا بہت ہی ضروری ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بعض حفاظتوں کے وعدے فرماتا ہے اگر خیانت سے بچنے والا خدا کی خاطر خیانت سے بچے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور تائید رہنے کے اُس کے ساتھ وعدے ہیں، مثلاً حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق فرمایا:

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(سورۃ الانفال: آیت ۷۲)

کہ دیکھو اگر تجھ سے یہ جھوٹی باتیں کرتے ہیں جھوٹے وعدے کرتے ہیں جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں کہ ہماری طرف سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں، اور دل میں بد ارادے رکھتے ہیں تو ایسی صورت میں ہم تجھے مطلع کرتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیشہ خدا سے بھی تو بددیانتی کی ہے خدا سے بھی یہ خیانت کا معاملہ کرتے ہیں اور خدا اپنے سے خیانت اور تیرے سے خیانت میں فرق نہیں کرے گا تو خدا کا بندہ ہے اور خدا کی خاطر تو نے اپنے لئے ایک اخلاقی ضابطہ مقرر کیا ہے ان حدود میں رہتے ہوئے ہم تجھے کسی خائن کی چالاکی کا شکار نہیں ہونے دیں گے فرمایا فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ اللہ سے بھی تو خیانت کرتے تھے کب خدا نے ان کی خیانت چلنے دی ہے فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ: اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ان کو عاجز کر دیا ہے۔ پس تجھ سے بھی یہی وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ تیرے سامنے ان کو عاجز کر دے گا۔ اور تیرے خلاف ان کی کوئی پیش نہیں جائے گی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ تجھے ان کی خیانتوں کا علم ہو یا نہ ہو اللہ تعالیٰ بہت ہی علم رکھنے والا اور بہت ہی حکمتوں والا ہے۔

یہ وعدہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مؤمنوں سے یہ وعدہ فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝

کہ یاد رکھو اللہ تعالیٰ اپنے اُن سب مؤمن بندوں کی حفاظت فرمائے گا اور اُن کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا جو امانت کا حق ادا کرتے ہیں یہ مضمون کہ امانت کا حق ادا کرتے ہیں اس آیت کے آخری حصہ میں مضمر ہے جہاں فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ کہ اللہ تعالیٰ

خیانت کرنے والوں اور ناشکروں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا تو اگر مؤمنوں سے تعلق رکھتا ہے تو اس آخری بات کا برعکس مؤمنوں میں پایا جانا ضروری ہے۔ اس طرح خدا نے ان دونوں باتوں کو جوڑ دیا۔ شروع میں فرمایا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ مؤمنوں کا ہر قسم کا دفاع کروں گا۔ اُن کو کوئی خطرہ نہیں اور آخر پر فرمایا کہ یاد رکھو خدا تعالیٰ خیانت کرنے والوں اور ناشکروں سے تعلق نہیں رکھا کرتا تو اُن مؤمنوں کی وہ بنیادی صفات بیان فرمادیں جن کی وجہ سے خدا اُن کے ساتھ اتنا تعلق رکھتا ہے کہ ان کے دفاع کی حفاظت لینا اس کی محبت کی دلیل ہے تو [illegible] کے تابع مؤمن نہیں آسکتے کیونکہ وہ نہ خائن ہیں اور نہ ناشکرے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو خیانت کرتے ہیں بلکہ یوں سوچنا چاہیئے کہ جو مؤمنوں کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ادنیٰ خیانتیں کرتے ہیں کیا بڑی خیانتیں کریں تو مؤمن ہی نہیں رہیں گے لیکن اگر چھوٹی چھوٹی خیانتیں ہوتی رہیں جیسا کہ مؤمنوں سے بھی ہوجاتی ہیں تو اُن کو ضرور یہ سوچنا چاہیئے کہ چھوٹی خیانتیں اور چھوٹی ناشکریاں ان کو خدا تعالیٰ کے اس وعدے کے فیض سے محروم کردیں گی۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم مؤمنوں کے دفاع کا وعدہ کرتے ہیں یعنی اُن مؤمنوں کے جو نہ خائن ہیں نہ ناشکرے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ خائنوں اور ناشکروں سے محبت نہیں کرتا۔

اسی ضمن میں میں

اہلِ پاکستان کو ایک خصوصی پیغام

دینا چاہتا ہوں کیونکہ وہ بدیاں جو مغرب سے پیدا ہوتی ہیں آج کل بڑی تیزی سے مشرقی ممالک میں جاکر گھر بنا بیٹھی ہیں۔ ان میں ایک بدی جنسی بے راہ روی اور فحاشی ہے۔ یہ اس کثرت سے مغرب سے مشرق میں جاکر جاگزیں ہوئی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہی ان کا وطن تھا۔ اور پاکستان جس کو اسلامی مملکت کے نام پر بڑے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اس کثرت سے یہ رجحان پیدا ہو رہے ہیں کہ جو اطلاعیں ملتی ہیں اس سے عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں کسی ملاّں یا حکومت کو یہ فکر نہیں کہ اپنے معاشرے کو اس قسم کی فحاشی سے بچائیں۔ مجھے مختلف شہروں سے جو اطلاعات ملتی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ گندی فلموں کا کاروبار، بے حیائی کی تصویروں کا کاروبار وہاں اتنا زیادہ ہے کہ یورپ کے سب سے زیادہ بے حیاء شہروں میں بھی اتنا نہیں ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ ان بے حیاء شہروں میں بڑی نیک نیتی کے ساتھ ان باتوں کی نگرانی کرتی ہے اور پولیس بڑی دیانتداری کے ساتھ ان لوگوں کے پیچھے پڑی رہتی ہے اس لئے کاروبار تو یہاں بھی چلتا ہے لیکن اس کاروبار کو کوئی تحفظات حاصل نہیں ہیں مگر پاکستان جیسے بدنصیب ملک میں جہاں پولیس بد دیانت ہو۔ جہاں کے وزراء خود برسرِ عام یہ اعلان کریں کہ ہماری پولیس کلیۃً بد دیانت اور بے اعتماد ہو چکی ہے جہاں کی حکومت کو حقیقت میں اس بات کی کوئی پرواہ نہ رہے کہ عوام کے اخلاق کیسے ہیں اور کیا کیا چیزیں ان اخلاق کو تباہ کر رہی ہیں۔ جہاں ملاّں کو کوئی شعور ہی نہ ہو کہ اعلیٰ اسلامی قدریں ہیں کیا اور ان پر اس ملک میں کیا بن رہی ہے وہاں یہ چیزیں کھلے بندوں عام فروخت ہوتی اور اس کثرت سے نشوونما پاتی ہیں گویا جیسے کوئی بیماری کسی جسم پر مکمل قبضہ کرلے اور دفاع کی ساری صلاحیتیں خوابیدہ ہو جائیں یا سو جائیں، ان میں احساس ہی باقی نہ رہے کہ ہم پر کیا حملہ ہے۔

اس سلسلہ میں میں خاص طور پر

احمدی نوجوانوں کو اور نظام جماعت کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں

کہ اس بات کی نگرانی رکھیں۔ جب ایک بدی عام پھیل جاتی ہے تو اس کے اثرات ضرور ہر جگہ پہنچتے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ احمدی معاشرہ ان چیزوں سے کلیۃً پاک رہے کیونکہ جب ایک کپڑے کو سمندر میں پھینکا جاتا ہے تو بالآخر اس میں پانی سرایت کرتا ہے۔ بعض چیزوں میں کم کرتا ہے اور آہستہ کرتا ہے۔ بعض چیزوں میں زیادہ تیزی سے کرتا ہے اور مکمل سرایت کر جاتا ہے لیکن جماعت کے معاشرے کو بیدار مغزی کے ساتھ اور مسلسل محنت اور توجہ کے ساتھ اپنی حفاظت کرنی ہوگی ورنہ یہ چیزیں ان میں راہ پا جائیں گی (اور ہو سکتا ہے کہ کسی حد تک پا گئی ہوں) ایسی صورت میں اس کے بہت ہی خطرناک نتائج نکلیں گے وہ جو دو مثالیں میں نے بیان کی ہیں کہ [illegible] فتح اور [illegible] ہو، وہ مثالیں پھر معاشرے پر صادق آنے لگتی ہیں اور پھر کوئی ان کو روک نہیں سکتا۔ میں نے جہاں تک اس صورتِ حال کا تجزیہ کیا ہے اس کی بعض تفصیل آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ جن لوگوں کو میں نصیحت کرتا ہوں وہ مضمون سمجھیں کہ کیوں یہ اُن کے لئے خطرہ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بے حیائی وقتی طور پر انسان کے اندر ایک تحریک پیدا کرتی ہے۔ جذبات میں تموّج پیدا کرتی ہے۔ بے حیائی کے نظارے جب یہ تموّج پیدا کرتے ہیں تو انسان سمجھتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہمیں بہت لطف آیا اور بہت زیادہ بہتر رنگ میں ہم اپنے تعلقات سے لطف حاصل کر سکیں گے لیکن اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ہر گناہ فطرت کے خلاف ہے اور اس کا ہمیشہ اُلٹ نتیجہ نکلا کرتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں گورنمنٹ کالج میں ابتدائی سالوں میں پڑھا کرتا تھا۔ فرسٹ ائیر، سیکنڈ ائیر کا طالب علم تھا تو ایک سینئر طالب علم کے ساتھ میری گفتگو ہوئی۔ وہ بڑی شدت کے ساتھ مغربیت کا قائل اور پردے کے خلاف تھا۔ وہ نفسیات کا طالب علم تھا۔ اس کو میں نے سمجھایا اور کہا کہ تم نفسیات کا ایک چھوٹا سا نکتہ کیوں نہیں سمجھتے۔ خدا تعالیٰ انسان کے لطف کی راہ میں حائل نہیں ہے بلکہ الٰہی احکامات اس کے لطف کی حفاظت کر رہے ہیں اور لمبی زندگی عطا کرتے ہیں۔ جہاں پردہ رائج ہو وہاں یہ تو نہیں کہ انسان کو کسی قسم کا رومانی لطف نہیں ملتا۔ ہماری شاعری میں تم ایک جھلک دیکھ لو۔ محبوب کی ایک جھلک دیکھنے والے کو ایسی کیفیات عطا کر جاتی ہے جو بے حیاء سوسائٹی میں ہر روز ہر وقت دیکھنے سے نصیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انسان بڑی جلدی سے ایک چیز کا عادی ہو جاتا ہے اور جب بے پردگی کا عادی ہو جائے تو پھر اس کا اگلا مطالبہ ضرور یہ ہوگا کہ اور زیادہ بے پردگی ہو اور پھر وہ لازماً بے حیائی تک پہنچے گا۔ تم دیکھو دیر کے بعد وہ چیز بھی نہیں رہے گی۔ وہ بھی لطف دینا بند کر دے گی۔ پھر انسان بالآخر جانوروں تک پہنچے گا۔

ایک بے حیائی تو وہ بڑی ہے جس کا تعلق ان لوگوں سے ہے جن میں حیاء کا مادہ ہے جو فیصلہ کرتے ہیں مگر جانوروں کے تعلق میں ہم بے حیائی کہتے ہیں تو یہ مطلب نہیں کہ وہ اس کے گنہگار ہیں۔ البتہ یہ بات بھی سوچنے والی ہے پس جانوروں میں تعلقات میں جو ایک بے جھجک اور بے تکلف رسوم پائی جاتی ہیں وہ جب انسانوں میں آتی ہیں تو بے حیائی بن جاتی ہیں اور بالآخر انسان وہاں تک ضرور پہنچ جاتا ہے اور اس سے آگے پھر کچھ ہو نہیں سکتا۔ پھر ایک قسم کی MADNESS ہوگی۔ بڑی تحقیق سے میں نے اس بات پر گفتگو کی۔ بعد میں بہت عرصے کے بعد یورپ میں آنے کا موقعہ ملا تو ان دنوں میں میں نے دیکھا کہ بوہیمین BOHEMIAN ازم اور ہپی ازم (HIPPIEISM) کی تحریکات چل رہی تھیں اور بعض عورتیں پوری طرح ننگی ہوکر پوری طرح برہنہ ہوکر بازاروں میں پھرتی تھیں۔ لیکن یہ نکل آئیں کہ ہم مطمئن نہیں ہیں کچھ اور ہونا چاہیئے اور پھر معلوم ہوا کہ یہاں تعلقات کے ساتھ ساتھ

ظلم کو بھی شامل کر لیا گیا ہے اور SADISM اور SADIST پیدا ہو گئے ہیں جو مزہ ہی نہیں اٹھا سکتے جب تک ساتھ ظلم نہ کریں۔ ماریں کوٹیں نہ، بعض عورتوں پہ زنجیریں برسا کر اُس سے EXCITEMENT حاصل کرتے ہیں تو یہ وہی جنون ہیں جن کی خبر قرآن کریم نے دی تھی کہ تم سراب کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔ ہم نے جو چیزیں تمہارے لئے پیاس بجھانے کی مقدر کر رکھی ہیں نہ ان تک رہو اس سے آگے محض دھوکہ ہے کہ تمہاری پیاس بجھے گی۔ وہ لذتیں جن کی تم پیروی کرنا چاہتے ہو یہ سراب کی طرح تم سے آگے آگے جائیں گی اور پھر ایک ایسا مقام آئے گا کہ آگ تو بھڑک چکی ہوگی لیکن پیاس نہیں بجھے گی۔ پس وہ لوگ جو اس قسم کی

گندی فلموں اور تصویروں کے ذریعہ اپنے نفس کو تحریک دینا

چاہتے ہیں ان کے نفس بعض لوگوں کے مقابل پر بہت جلدی مر جاتے ہیں اس بات کا ایک قطعی ثبوت یہ ہے کہ آج امریکہ میں سب سے زیادہ نا اہل مرد ہیں۔ ان کی جتنی نسبت امریکہ میں پائی جاتی ہے شاید ہی کسی اور ملک میں پائی جاتی ہو کیونکہ بے حیائی نے بالآخر ان کو بے حس کر دیا ہے۔ کوئی چیز تموّج نہیں پیدا کر سکتی یہاں تک کہ روزمرہ کے تعلقات میں کوئی لذت ہی باقی نہیں رہتی۔ گھر اُجڑ جاتے ہیں ایک انسان جو پاکباز ہو اپنی بیوی سے پیار کی بات کرتا ہے ان لوگوں کے پاس اگر کوئی پیمانہ ہو تو وہ جان سکیں کہ ان کی حد سے زیادہ بے حیائی میں جو مزہ ہے اُس سے زیادہ مزہ اُس پیار اور محبت میں ہے جو خدا تعالیٰ کے فرمان کے تابع انسان بے تکلف اور اجازت کے تابع کرتا ہے۔ پس ایک دھوکہ ہے جس کی پیروی کی جا رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں پھر وفا اُٹھ جاتی ہے۔ جو شخص بھی ایسی فلمیں دیکھتا ہے اور یہ ضروری تو نہیں کہ وہ لازماً اکیلا ہی دیکھے بلکہ مجھے جو اطلاعیں ملتی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض خاندان ایسے ہیں جہاں خاوند گھروں میں لے کر آتے ہیں، اپنی بیویوں کو دکھاتے ہیں۔ بعض اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اور اُن کی بیویوں کے ساتھ مل کر یہ تصویریں دیکھتے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اس کا نتیجہ لازماً یہ ہوگا کہ تم بھی بے حیاء اور بے وفا بنتے چلے جاؤ گے اور تمہاری بیویاں بھی بے حیاء اور بے وفا بنتی چلی جائیں گی اور اس سارے معاشرے سے وفا کی قدریں اٹھ جائیں گی اور وہ لذتیں جو خدا نے عام تعلقات میں رکھی ہیں وہ وہاں نہیں رہیں گی۔ پھر تمہیں شیطین بننا پڑے گا۔ پھر تمہیں جانوروں جیسی وہ حرکات کرنی پڑیں گی جن کو تم پیسے خرچ کر کے شوق سے دیکھتے ہو۔ دوسرے بیوقوفی بھی بڑی ہے ان فلموں میں زیادہ سے زیادہ جو چیزیں ملتی ہیں وہ وہی ہیں جو تمہاری گلیوں میں عام ہیں۔ کتوں کو دیکھ لو۔ مویشیوں کو دیکھ لو۔ انسان بے حیائی میں اُن سے بڑھ نہیں سکا۔ کوئی ایسی چیز ایجاد نہیں کر سکا جو قدرت میں تمہارے لئے نمونے کے طور پر موجود نہیں تو حقیقت میں سالہا سال پہلے اس گفتگو کے دوران میں نے اس مضمون کو جو آگے بڑھایا تھا کہ مستقبل میں یہ ہوگا اب میں حیران ہوتا ہوں کہ بعینہ اسی طرح آج کی دنیا میں ہو چکا ہے یعنی مغربی دنیا میں یہ باتیں اپنے کمال کو پہنچ چکی ہیں۔ بے حیائی کرتے کرتے جانوروں کی نقل اُتارنا۔ جانوروں جیسے ہو جانا۔ اسی طرح اپنے لطیف مزاج کو ناقص کرتے کرتے جانوروں کی حد تک پہنچا دینا یہ سب کچھ ہو گیا لیکن وہ لذت حاصل نہیں ہوتی جس کی پیروی کی جا رہی ہے۔ وہ پھر آگے بھاگ جاتی ہے یہاں تک کہ انسان ایک ایسے خطرناک مقام پر پہنچتا ہے جس کے بعد ہر قسم کی بدیاں پھوٹتی ہیں۔ گھروں میں بچوں سے مظالم اور کئی قسم کی برائیاں۔ پھر DRUG ADDICTION لیکن EXCITEMENT آگے آگے بھاگتی ہے اور چاہتی ہے اور چاہتی ہے اور قرآن کریم نے جیسے جہنم کا نقشہ کھینچا ہے کہ وہ آخر یہ کہتی رہے گی کہ ھَلْ مِنْ مَّزِیْد، ھل من مزید، ھل من مزید

اور بھی کچھ ہے تو ڈال دے خدا۔ اور بھی کچھ ہے تو ڈال دے تو یہ نفس کی جہنم تو بھرنے والی نہیں ہے۔ اپنے معاشرے کو تباہ نہ کرو اور اپنے سکون اور طمانیت کو برباد نہ کرو۔ تمہارے گھر ٹوٹ جائیں گے۔ تمہارے گھروں سے سکون اٹھ جائے گا۔ امیر ملکوں کے نخرے ہیں۔ ان کی بے حیائیاں ان تک ہی رہنے دو۔ غریبوں میں جب یہ بے حیائیاں منتقل ہوں تو اس کے ساتھ اور بھی زیادہ خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جرائم بہت شدت کے ساتھ سر اُٹھاتے ہیں۔ جرائم کا ان بے حیائیوں سے ایک گہرا تعلق ہے۔ یہاں بھی ہے جو وہاں بھی ہوگا لیکن غریب ملکوں میں امیر ملکوں کی عیاشیاں تو کسی صورت میں بھی (جیسے کہتے ہیں) لگ نہیں سکتیں۔ یہ اُن پر پورا نہیں اُتر سکتیں۔ موافق نہیں آئیں گی۔ ہضم نہیں ہونگی۔ پس اپنے معاشرے کی حفاظت کرو اور جماعت احمدیہ پاکستان اور ہندوستان اور اسی طرح یورپ کی جماعتوں کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ خیانت کا انسانی معاشرے سے جو تعلق ہے اس مضمون کو اس آیت نے مختصراً بیان فرما دیا ہے اور اس کا آخری انجام دکھا دیا ہے کہ یاد رکھو کافروں کے لئے ہم نے لوط کی بیوی اور نوح کی بیوی کی مثال رکھی ہے۔ تفصیل بیان نہیں فرمائی۔ اس لئے مومن کا کام نہیں ہے کہ تفصیل میں جائے۔ میرے نزدیک انبیاء کی عزت اور احترام کے پیش نظر یہ سوچنا مناسب نہیں کہ ان کی بیویوں نے کیا خیانت کی ہوگی مگر اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ نے عقوبت کا جو سلوک فرمایا اس کے پیش نظر ہمارے لئے یہ سوچنا لازم ہے کہ عورت جس قسم کی خیانتیں بھی کر سکتی ہے اور جہاں تک وہ خیانتیں کر سکتی ہے اس آیت کا مضمون ان سب باتوں پر حاوی ہوگا اور اگر انبیاء کی بیویوں کو کسی خیانت کے نتیجہ میں ایسی سخت سزا دی جا سکتی ہے جیسا کہ بیان فرمایا گیا تو جو بھی وہ خیانت تھی ہمیں اس سے غرض نہیں۔ عورتیں جو خیانت کرتی ہیں اُس کے ساتھ ضرور کوئی تعلق ہے۔ پس عورتوں کے لئے اس میں خصوصیت کے ساتھ نصیحت ہے کہ ہر اُس خیانت سے باز آ جائیں جو ان کے خاوندوں کے خلاف خیانت ہے یا اُن کے دوسرے تعلق والوں کے خلاف خیانت ہے کیونکہ خدا کے نزدیک یہ بہت بڑا جرم ہے جس کی سزا دی جاتی ہے اور ان مردوں کو میری نصیحت ہے جو اپنی بے حیائیوں کے لئے اپنی بیویوں کو خائن بناتے ہیں کہ وہ ان گناہوں میں ساتھ ملوث ہوں گے اور ان کو ضرور اس کی شدید سزا دی جائے گی۔ انبیاء کی مثالیں اس لئے دی گئیں کہ اُن کا اس میں کوئی دخل نہیں تھا اور خالصتہً قصور اُن عورتوں کا تھا لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں بنتا کہ اگر مردوں کا قصور ہو تو اُن کو خدا چھوڑ دے گا۔ جو مرد خود اپنے ہاتھوں سے اپنے امن اور سکون کی قبریں کھود رہے ہیں۔ اپنے گھروں کو بے حیائیوں کے اڈے بناتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی نصیحت ہے۔ سبق ہے ورنہ ان کا سکون، ان کی اگلی نسلوں کا سکون اٹھ جائے گا اور پاکستان میں بے پردگی کی جو رَو چل رہی ہے اس کا اس مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ اگر بے پردگی اس بناء پر ہو کہ عورتیں کام پہ جاتی ہیں اور معاشرے میں اس حد تک ہے پردگی بے حیائی کا موجب نہیں تو اُس قسم کے رہن سہن کو ہم ضروری نہیں کہ بے پردگی میں داخل کریں۔ اسی لئے بعض ملکوں میں عورتوں کا رہن سہن اور ہے میں اُسکو دیکھتا ہوں اور میں ان کی طرز سے سمجھتا ہوں کہ اس رہن سہن میں بے حیائی کا کوئی عنصر شامل نہیں اور میں ان کو نہیں پکڑتا تو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ میں نے آنکھیں بند کر لی ہیں ان باتوں سے، نہ یہ ٹھیک ہے۔ کھلی چھٹی ہے جو چاہیں یہ کریں۔ ہرگز نہیں۔ جہاں مجھے نظر آتا ہے کہ یہ خطرہ ہے وہاں میں ضرور سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کبھی عمومی طور پر، کبھی ٹھہر کر، کبھی کسی دوسرے ذریعہ سے کبھی خطبات میں بیان کر کے لیکن

بے پردگی کا ایک تعلق بے حیائی سے ضرور ہے

اور جن معاشروں میں اصل محرک بے حیائی ہو اور بے پردگی کی اصل وجہ نمائش ہو اور یہ ہو کہ عورت اپنے آپ کو زیادہ خوبصورت بنا کر غیروں کو دکھائے اور ان سے تعلقات بنائے یا کم سے کم رمز کنائے ہوں اور بے تکلف اپنی نمائش کر سکے اور اپنی جانب ان کو کھینچ سکے وہاں وہ عورتیں بھی ہزار بہانے پیش کر سکتی ہیں کہ ہمیں تو کالجوں کو جانا ہے ہمیں تو فلاں جگہ جانا ہے۔ ہم نے فلاں کام کرنے ہیں۔ اس لئے ہم اس قسم کے پردے نہیں کر سکتیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ یہ پرانے زمانے کی باتیں ہو نگی۔ ہم مان ہی نہیں سکتیں کہ قرآن کریم عورت کو اس طرح جکڑتا ہو۔ اب ان کا ظاہری عذر تو ہمیں قبول کرنا پڑے گا اگر وہ ظاہر عذر کچھ طاقت رکھتا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اور بات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت سے واقف ہے۔ جب آنکھوں میں خیانت پیدا ہوتی ہے اور اس خیانت سے بھی واقف ہے جو دلوں میں پناہ گزین ہے۔ دلوں کے ہزار پردوں میں چھپی ہوئی ہے تو ایسے خاندانوں سے جو عذر رکھ کر خود اپنے مستقبل کو تباہ کرتے ہیں اور اپنی اولاد کے امن اور سکون کو لوٹنے کے سامان کر رہے ہیں ان سے یہی یہ کہتا ہوں کہ نہ میں تم سے کوئی بحث کر سکتا ہوں نہ جماعت کے وہ مخلص بندے جو تمہیں نصیحت کے رنگ میں اچھی باتیں سمجھتے ہیں اور تم سے بری باتیں سنتے ہیں وہ تم سے کوئی بحث کر سکتے ہیں لیکن خدا تم سے بحث کر سکتا ہے اور ایک بحث کرنے والا ایسا ہے جس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ قیامت کے دن میں ضرور بحث کروں گا۔ میں ضرور تم سے حجت کروں گا اور وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم ہیں ان کی بحث کا مطلب یہ ہوگا کہ اس وقت تک تم اپنی بدی کے نتائج کو پا چکے ہو گے اور بات تم پہ روشن ہو چکی ہو گی کہ تم غلط تھے۔ پس پردے کا مضمون ہو یا کوئی اور مضمون ہو خیانت کے مضمون کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے اگر آپ اپنے معاشرے کی اصلاح کی کوشش کریں گے تو اسی میں آپ کے لئے خیر اسی میں آپ کے لئے برکت ہے۔ خدا کرے کہ جماعت کے خلاف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم قیامت کے دن کوئی حجت نہ کریں اور جماعت کے عمل سے پوری طرح مطمئن اور راضی ہوں کیونکہ جس کے ساتھ محمد رسول اللہؐ راضی ہوں گے خدا گواہ ہے کہ خدا اس سے ضرور راضی ہو گا۔

نوٹ:- مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ (ادارہ)

اتفاق و اتحاد کی برکت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں

"یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے......

جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے جو ایک شاخ پہ بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے......

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کیلئے بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔"

(پیغام صلح)

مدلل و مسکت جوابات

قسط نمبر ۱۷

راہِ ھُدیٰ

تحریر ——— ایم. کے. خالد

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوت اسلام" کے جواب میں۔

(ادارہ)

عقیدہ نمبر ۳

پہلے سے بہت بڑی اور زیادہ فتح مبین

اس عنوان کے تحت وہ درج ذیل اقتباس درج کرتے ہیں۔

"اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو اسی کی طرف خدا تعالیٰ کے قول میں اشارہ ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹۳)

یہ عبارت خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ کے صفحہ ۲۸۸ پر ہے اور یہاں پر اس عبارت کے سیاق و سباق میں یہ مضمون بیان ہو رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مخالفین اسلام نے اسلام کو دلائل سے مٹانے کی کوشش نہیں کی بلکہ تلوار کے ذریعے جنگیں کر کے مسلمانوں کو زدوکوب اور شہید کر کے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی تھی چنانچہ آپ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے تمام ملک عرب پہ آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔ لیکن آپ کے دین کا مقابلہ مسیح موعودؑ کے زمانے میں کیونکہ دنیا کے تمام ادیان سے ہونا مقدر تھا۔ جیسا کہ آیت لِیُظْهِرَهٗ..... کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ اس کے نتیجہ میں صرف ایک ملک نہیں بلکہ دنیا کی تمام اقوام اور تمام ممالک دلائل کے ذریعے اسلام کو مٹانے کی کوشش کریں گے اور پیشگوئیوں کے مطابق دلائل کے ذریعے مسیح موعود کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو تمام ملکوں اور تمام دینوں پر فتح عطا فرمانے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کا نتیجہ ہونے کی بنا پر آپ ہی کی فتح مبین ہو گی ظاہر ہے کہ اسلام جو آج تک دنیا کی آبادی کا بیسواں حصہ ہے جب یہ تمام ادیان پہ غالب آجائے گا تو بنی نوع انسان کے سب سے بڑے مذہب کے طور پر ابھرے گا جو دراصل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فتح ہے جو پہلے سے عظیم تر ہے اس نئے ایک فتح کا دوسری فتح سے موازنہ کرنا جو قرآن کریم کے عین مطابق ہے تو اگر لدھیانوی صاحب کو یہ سب کجی دکھائی دیتی ہے تو ان کی ذہنی کیفیت کے بارے میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ محض کجروی کی بنا پر عبارتوں کو بگاڑ کر سادہ لوح عوام کو جنہوں نے کتابیں نہیں پڑھیں دھوکا دیتے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور پھر اس کے ثبوت کے طور پہ یہ پیش کر دیا کہ میری فتح دراصل بڑی ہے۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

یہاں زمانہ اوّل کا آخرین سے مقابلہ پیش کیا جا رہا ہے جس سے قرآن کریم کی صداقت کا مظاہرہ ہو رہا ہے اور آیت وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے جو کجی لوگوں کو پتہ نہیں سمجھ میں نہیں آتا یا جان بوجھ کر وہ شرارت سے کام لیتے ہیں۔

ہم قبل ازیں اسی فصل چہارم میں سب سے پہلے اعتراض بعنوان "دوسری بعثت اقویٰ اور اکمل اور اشد" کے جواب میں بزرگان دین کے اقوال درج کر چکے ہیں کہ

آخری زمانہ یعنی مسیح و مہدی کے زمانہ میں اسلام ساری دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آئے گا۔

عجیب بات ہے کہ وہ بات جو لدھیانوی صاحب کے متقدم بزرگ بیان کرتے چلے آئے ہیں اگر وہی بات حضرت مرزا صاحب علیہ السلام لکھ دیں تو لدھیانوی صاحب کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور پھر کہ اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں کاش لدھیانوی صاحب ہم پر حملہ کرنے کی بجائے پہلے اپنے گھر کی خبر لے لیا کریں۔ کیا کوئی تصور بھی کر سکتا ہے کہ کسی جرنیل کے زیر ماتحت رکی فتوحات کو جرنیل کے مقابل پر پیش کیا جائے یا کسی جرنیل کی فتوحات کو فرمانروائے سلطنت کے مقابل پر پیش کر کے اس کا رتبہ بڑھایا جائے۔ یہ محض جہالت اور تعصب کی باتیں ہیں اس کے سوا ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ کیا حضرت عمرؓ کے زمانے میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ یا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ وغیرہ اپنی فتوحات کو حضرت عمرؓ کے مقابل پر پیش کیا کرتے تھے یا خلفاء راشدین کی جو فتوحات ہوئیں وہ آنحضرت صلعم کے مقابل پر پیش کی گئیں؟ یہی جماعت احمدیہ کا مسلمہ عقیدہ ہے جو تمام دنیا کے احمدیوں کا ازل اور غیر متزلزل اعتقاد ہے۔ پس ایسی پاک جماعت اور اس کے پاک امام پر ایسے بیہودہ خیالات اپنی طرف سے پیش کر کے ناپاک حملے کرنا شرفاء کو زیبا نہیں دیتا۔

عقیدہ نمبر ۴

زمان البرکات

اس عنوان کے تحت یہ اقتباس دیا گیا ہے۔

" غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے، لیکن ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا۔"

(اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء تبلیغ رسالت صفحہ ۴۴ جلد ۹)

اس عبارت میں بھی کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ یہ صرف یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام اور اہل اسلام کو کفار کی جانب سے بڑے خطرات تھے اور ہر وہ شخص جو مسلمان ہوتا اس پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں ان مصائب کو دور کیا اور کفار کے بالمقابل آپ کو اپنی تائیدات سے نوازا لیکن مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کے مخالفین اسلام کی تعلیمات میں اپنے دلائل، اعتراضات اور وساوس کے ذریعہ خامیاں اور عیوب تلاش کرتے ہیں اس لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلامی تعلیم کی خوبیاں اس کی حکمتیں اور برکات کا اظہار کر رہا ہے۔ یہ مضمون ہے جس کو مختلف عناوین کے تحت پیش کر کے عامۃ الناس کی نظر سے چھپایا جا رہا ہے۔ کوئی قاری اگر اس عنوان کے تابع مضمون پڑھ لے تو اس کے علاوہ اسے کوئی اور مضمون دکھائی نہ دے گا۔ کاش مولوی صاحب تقویٰ سے کام لیں آخر خدا کو جان دینی ہے وہاں یہ ضرور پوچھے جائیں گے۔

عقیدہ نمبر ۵

ہلال اور بدر

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب یہ پیراگراف درج کرتے ہیں۔

" اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر (چودھویں کے چاند کی طرح کامل و مکمل) ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کے مشابہ ہو (یعنی چودھویں صدی) پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۴)

یہ اقتباس خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۶ کے صفحہ ۲۷۵ پر ہے اور لدھیانوی صاحب نے اس عبارت میں خود ہی بریکٹیں ڈال کر عبارت کو قابل اعتراض بنانے کی کوشش کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان بریکٹوں کے باوجود اس سے یہی عیاں ہے کہ اسلام کی تدریجی ترقی کا ذکر ہو رہا ہے جو لازماً بڑھتی چلی جائے گی۔ اب اگر اس تدریجی ترقی سے کسی کو تکلیف ہوتی ہو تو اس کا ہم کیا کر سکتے ہیں الٰہی وعدے تو ضرور پورے ہوں گے اور اسلام نے بہرحال ضرور بڑھتے چلے جانا ہے یہاں اسلام ہی کی بات ہو رہی ہے نعوذ باللہ اسلام کے مقابل کسی اور دین کی بات تو نہیں کی جا رہی کہ جس سے لدھیانوی صاحب کو اذیت پہنچے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ تاثر پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال اور اپنے آپ کو بدر کہہ رہے ہیں یہ اتنا بڑا بہتان ہے کہ حیرت ہوتی ہے لدھیانوی صاحب کی جسارت پر۔ یہ اس شخص کے بارہ میں بات کر رہے ہیں کہ جب وہ اپنے لئے چاند کی تشبیہ بیان کرتا ہے تو مقابل پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج قرار دیتا ہے۔ اور خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روشنی اخذ کرنے والا چاند قرار دیتا ہے۔ ناممکن ہے کہ لدھیانوی صاحب کی نظر سے یہ عبارتیں نہ گزری ہوں جو اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ یہاں ہلال اور بدر سے رسول اللہؐ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام مراد نہیں بلکہ سراجاً منیراً کی وہ روشنی ہے جس نے اسلام کو ہلالی حالت سے بدر میں تبدیل کرنا ہے۔

چنانچہ مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں۔

" ان رسول اللّٰہ شمس منیرۃ
وبعد رسول اللّٰہ بدر وکوکب

(کرامات الصادقین صفحہ ۹۱ روحانی خزائن جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یقیناً روشنی دینے والے سورج ہیں اور آپ کے بعد تو بدر اور کوکب کا زمانہ ہے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

" وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو دیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۴-۱۱۵)

نیز فرماتے ہیں۔

" ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۸ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

باقی ——— آئندہ

امن بخش اصول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی وہ اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۔۔)

تبلیغی و تربیتی مساعی

سری لنکا کی تبلیغی ڈائری

اجتماع خدام الاحمدیہ سری لنکا NEGOMBO

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہاں کی جماعت اور مرکزی خدام الاحمدیہ نے پہلی دفعہ سری لنکا میں ایک اجتماع احمدیہ جوبلی ہال نیگمبو میں منایا۔ ایک دن قبل خدام کے کھیلوں کا دلچسپ پروگرام رہا۔ جس میں کولمبو اور پلیلہ سے خدام اور اطفال حاضر ہوئے اور دوسرے دن تقریری مقابلے ہوئے۔ مسجد احمدیہ کے صحن میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ اس طرح یہاں کے خدام نے کھلے طور پر احمدیت کی اصلی صداقت میں دلچسپی لیتے ہوئے اپنے ساتھ چند غیر از جماعت دوستوں کو بھی لائے جس میں ایک نوجوان خلیل الرحمن نے اُردو میں نظم پڑھی اور خوش الحانی سے اذان بھی دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زیر صدارت جناب ناصر احمد صاحب یہ فیصلہ منظور ہوا کہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۲ء کو نیگمبو میں احمدیہ جوبلی ہال اور اس کے صحن میں یہ جلسہ رکھا جائے۔ اور اس کے لئے لاؤڈ سپیکر شارع عام پر لگانے کی منظوری یہاں کے محکمہ مونسپلٹی سے حاصل کی جائے۔

چنانچہ وقت مقررہ پر کولمبو اور نیگمبو اور پلیلہ کے احمدی افراد کی تقاریر اور دو نظمیں ایک درثمین سے دوسری کلام احمد اور ایک مقامی زبان میں اسلام و احمدیت کے موضوع پر پڑھی گئیں۔ خدا کے فضل سے تمام مقررین نے بہترین رنگ میں اپنے موضوع اور مضمون کو واضح کیا۔

کبھی ایک زمانہ تھا کہ ہماری تقریریں کھلے عام سننے کی یہاں کے مسلمانوں کو توفیق نہیں تھی۔ اور ان کا شور اور دباؤ پیمالک پر تھا اب ہم نے خیال کیا کہ چونکہ اکثر مہاجرین مشرقی اور شمالی سری لنکا سے نیگمبو اور اس کے ارد گرد آباد ہو گئے ہیں۔ کم از کم ان کے کانوں تک ہی ہماری آواز پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جرأت اب جماعت احمدیہ کے خدام کو اور انصار کو عطا کی ہے۔ شہر کے کسی کونہ سے نہ کوئی مخالفت اور نہ اعتراض کی ہمیں اطلاع ملی ہے۔ یہ لوگ اب ایسے خاموش ہیں کہ صمٌ بکمٌ عمیٌ فھم لا یرجعون کے مصداق ہو چکے ہیں۔ ہماری طرف سے بار بار اتمام حجت کے لئے یہ دوسرا جلسہ تھا۔ دعا ہے کہ سعید روحیں اس بابرکت اجتماع کے اثرات سے صداقت کے قریب ہوں۔

مذہبی آزادی اور سری لنکا کے صدر کا اسلام آباد میں بدھسٹ TEMPLE کا افتتاح

جیسا کہ قارئین اخبارات کو معلوم ہوگا کہ یہاں کے صدر مسٹر پریما داسا جو اب سارک ممالک کے چیئرمین ہیں ان کے ساتھ حکومت پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف بڑے حوصلہ افزائی کے ساتھ ایک بدھ مندر کی اسلام آباد میں ایک خطہ بھی جو ضیاء نے ۱۹۸۶ء دے گئے تھے۔ اس پر اس جگہ عبادت گاہ بنا کر افتتاح کی رسم ادا کی۔

سوال یہ ہے کہ مذہبی آزادی کی اس قدر حوصلہ افزائی پر نواز شریف اور پاکستان کی حکومت کا نہ صرف ہمارے بلکہ ہندوؤں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئیے (جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ میں کبھی کچھ رہائشی پلاٹ اور تعمیر کا منصوبہ بنا) کر حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

مگر ہم اب قارئین بدر کی خدمت میں ان کے ذریعہ اپنے پاکستانی بھائیوں اور سرکار سے سوال کرنا چاہتے ہیں کہ اس قدر جرأت کا شکریہ مگر احمدی حضرات جو آپ میں سے الگ ہو کر۔ آپ لوگوں کی کرتوتوں سے بیزار ہو کر اپنی الگ مسجد بنالی ہے ۔۔۔ ان کی راہ میں کیوں روک بن گئے۔ اور کیوں مساجد کو ڈھانا اور گرانا اور بند کرنا اور توڑنا اور ان کا ناطقہ بند کرنے کا شیوہ اختیار کیا ہوا ہے۔ کیا یہاں مذہبی آزادی اور انسانیت بھول جاتی ہے۔

اس لئے ہم سری لنکا سے انصاف اور امن کے نام پر سوال کرتے ہیں کہ ٹھنڈے دل سے اس فیصلہ کی نظر ثانی کریں۔ تاکہ دُنیاداری چھوڑ کر حقیقی دین داری کی طرف آ کر اللہ و رسول کو خوش کریں۔ سیاسی چالوں سے خدا نہیں ملتا۔ اور نہ خوش ہوتا ہے۔

(عبد الرحمٰن مولوی فاضل سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ نیگمبو سری لنکا)

موسیٰ بنی مائنز میں یوم میلاد النبیؐ کے موقعہ پر غرباء و مریضوں میں پھلوں اور کھانے کی تقسیم

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کی مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس مرتبہ میلاد النبی صلعم کے موقعہ پر خدمت خلق کے دیگر پروگرام بھی ترتیب دیئے جائیں۔ اور حضورؐ کی سیرت پر عملی نمونہ پیش کیا جائے۔ جملہ پروگراموں کو انجام دینے کے لئے محترم منور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کی زیر نگرانی افراد جماعت موسیٰ بنی مائنز نے حتی المقدور تعاون فرمایا اس سلسلہ میں پہلے سے دعوت نامے شائع کر کے تقسیم کروائے گئے۔ موسیٰ بنی مائنز کی جملہ مساجد میں پہنچ کر خاکسار کے ہمراہ خدام نے علماء کو ان پروگراموں میں شمولیت کی دعوت دی۔ تمام افراد جماعت کو پابند کیا گیا کہ وہ مسلم و غیر مسلم بھائیوں کو ان پروگراموں میں دعوت دیں۔

مریضوں میں پھلوں کا تحفہ:۔ ۱۱ر ستمبر کو بعد نماز جمعہ ہندوستان کیبر لمیٹیڈ C.C.U.M.I.H.C. کے جنرل ہسپتال میں مریضوں میں اس مبارک موقعہ پر پھلوں کا تحفہ تقسیم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ ہسپتال کے اعلیٰ آفیسرز نے اس سلسلہ میں خاطر خواہ تعاون دیا۔ الحمد للہ۔ اس موقعہ پر تقریباً ۱۰۰ مریضوں میں پیکٹس تقسیم کئے گئے۔ ساتھ ہی ایک تعارفی ہینڈ بل بھی دیا گیا جس میں نمایاں حروف سے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" لکھا ہوا تھا۔ نیز جملہ ڈاکٹروں اور ہسپتال کے عملہ کو بھی پھلوں کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام (موصوف ہماری دعوت پر مع قائد انصار کلکتہ سے ۱۱ر ستمبر کو موسیٰ بنی تشریف لائے) اور محترم منور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز اور چیف میڈیکل افسر نے اپنے ہاتھوں سے مریضوں میں یہ تحفہ پیش کیا۔ جس کا اس علاقہ پر اور خصوصاً ہسپتال کے عملہ پر بہترین اثر ظاہر ہوا۔

اسی دن بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں مکرم قاری شفیق الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ضمیر الدین صاحب انور زعیم انصار اللہ کلکتہ۔ مکرم منظر حسین صاحب کلکتہ۔ مکرم ابو الحسن صاحب انکی بنگلہ دیشی۔ اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے تربیتی اُمور پر مبسوط نصائح فرمائیں اور دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

گوردوارہ میں کامیاب تقریر:۔ مورخہ ۱۲ر ستمبر کو ہی جمشید پور میں سکھوں کے مرکزی گوردوارہ میں ایک تقریر کا انتظام کیا گیا۔ موسیٰ بنی مائنز کے خدام و انصار کا ۲۰ افراد پر مشتمل ایک وفد گوردوارہ میں حاضر ہوا۔ اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب کی نہایت کامیاب تقریر ہوئی۔ وہاں کے سکھ معززین نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ پیش کردہ اسلامی تعلیمات کو سراہا۔ نیز اس موقعہ پر غیر از جماعت کی جامع مسجد میں بھی ایک تقریر بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونا قرار پائی۔ وہاں کے منتظمین نے پہلے تو منظوری دیدی اور جب جماعت احمدیہ کا وفد وہاں پہنچا تو وہاں کے پیش امام صاحب گھبرا گئے اور تقریر کی اجازت دینے سے انکار کر دیا یہ بھی جماعت احمدیہ کی تبلیغ کا ایک ذریعہ بن گیا۔

غرباء میں تقسیم طعام:۔ مورخہ ۱۳ر ستمبر بروز اتوار ۲۰۰ سے زائد غرباء و مساکین کے لئے پُر تکلف طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت باسعادت میں غیر مسلم غرباء و مساکین کو بھی شامل کیا جائے لہٰذا اس پروگرام کا بھی علاقہ کے غیر مسلموں اور دوسرے بھائیوں پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

طاہر والی بال ٹورنامنٹ:۔ اس خوشی کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت ایک والی بال ٹورنامنٹ کیا گیا۔ جس میں علاقہ کی غیر مسلم ٹیموں نے حصہ لیا۔ جس کا آغاز اجتماعی دُعا سے ہوا۔

عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلعم:۔ اس عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلعم کو کامیاب بنانے کے لئے پہلے سے علاقہ کے معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ مقامی افراد کے علاوہ کلکتہ، بنگلہ دیش، جمشید پور، میور بھنج اور مضافات

موسمی بنی مائنز کے کثیر تعداد میں افراد جماعت نیز ہندو، سکھ اور غیر احمدی علماء و اعلیٰ افسران نے اس جلسۂ مبارک میں شرکت فرمائی۔ پنڈال شمع محمدی کے پروانوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہ جلسہ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم قاری شفیق الرحمٰن صاحب آسامی نے کی۔ خاکسار فضل عمر محمود مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن مجید کا اردو ترجمہ سامعین کے سامنے پیش کیا ازاں بعد مکرم شیخ دارالعلم صاحب نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت خوش الحانی سے سامعین کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد افتتاحی اور تعارفی تقریر مکرم سید رشید الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور نے کی بعدہٗ صدر جلسہ مولانا شمس صاحب نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد وقت آنحضرت صلعم کی سیرت کے درخشندہ پہلوؤں کو دلنشین انداز سے پیش کیا کہ غیر مسلم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت سے بے حد متاثر ہوئے۔ اس کے بعد مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موسمی بنی مائنز نے تمام حاضرین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم سے ہم سب کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگلے روز جلسہ سیرت النبی صلعم نیز دوسرے مذاہب کے علماء کے کاموں کا ذکر مقامی اخبارات نے اچھے پیرایہ میں شائع کیا۔

(فضل عمر محمود مبلغ سلسلہ)

پانچوریہ گھاٹ کلکتہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

شری رومندرا ناتھ ملک کی طرف سے ایک آل ریلیجنز کانفرنس کی گئی جس میں مختلف مذاہب کے سرکردہ سکالرز کو مدعو کیا گیا۔ اور اسلام کی نمائندگی کے لئے احمدیہ مسلم مشن سے رابطہ کیا چنانچہ وقت مقررہ پر ۹ر جولائی کو مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم نور احمد صاحب، مکرم رحمت اللہ صاحب انڈیمانی، مکرم حافظ معین الحق صاحب نو مبائع نے خاکسار کے ہمراہ اس کانفرنس میں شرکت کی۔ پانچوریہ گھاٹ کے جس ہال میں اس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا وہ سامعین حضرات سے پُر تھا۔ صاحب صدر نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروا کر خاکسار کو تقریر کے لئے بلایا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں اسلام کی بھائی چارگی کی تعلیم کو پیش کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآرا تصنیف لطیف پیغام صلح کی روشنی میں اپنی تقریر کو مزین کیا سامعین نے بار بار تالیاں بجا کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ۔ خاکسار کی تقریر کا خلاصہ بنگالی زبان میں مکرم نور احمد صاحب نے پیش کیا۔ تقریر کے دوران ہی سامعین نے ہمارے وفد سے جماعت کا لٹریچر بہت چاہت سے حاصل کیا۔ نیز مختلف تنظیموں نے ہمارے مشن کا ایڈریس حاصل کیا اور آئندہ ہونے والے پروگراموں میں دعوت دی۔ الحمد للہ۔

اس ماہ بنگاری جو بنگلہ دیش کے بارڈر پر واقع ہے کا ایک دورہ کھدیلاران جماعت نے کیا مسجد کے لئے جگہ دیکھی اور تبلیغ کی نیز لٹریچر تقسیم کیا۔

الحمد للہ مشن ہاؤس میں متعدد غیر از جماعت افراد تشریف لائے اور بعض افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔ اور ہماری مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

(حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ)

بھدرک میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا دو روزہ سالانہ اجتماع

الحمد للہ امسال بھی لجنہ اماء اللہ بھدرک کے زیر اہتمام ۳ر ۴ر اکتوبر ۹۲ء بروز سنیچر و اتوار بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ بھدرک میں نہایت کامیابی کے ساتھ شاندار مقامی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔

۳ر اکتوبر ۹۲ء بروز سنیچر افتتاحی پروگرام کا آغاز محترمہ طاہرہ رب صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھدرک نے اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ عزیزہ عائشہ زرین اوڑی کی تلاوت کے بعد محترمہ طیبۃ القدوس صاحبہ نگران ناصرات نے عہد دہرایا۔ نظم امۃ النعیم عصمت نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور باقی پروگرام جاری ہوئے۔

اگلے روز بعد نماز ظہر و عصر مکرم مولوی شیخ علاؤ الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرک نے اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ مبشرہ خاتون صاحبہ نے کی۔ خاکسار رضیہ سلطانہ صدر لجنہ مقامی بھدرک نے عہد دہرایا۔ جبکہ محترمہ امۃ السلام نگہت نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس روحانی اجتماع میں ممبرات لجنہ و ناصرات کو خالص ملی جذبات سے سرشار کرنے کے لئے مختلف علمی مقابلہ جات کے پروگرام ترتیب دے کر عملی جامہ پہنایا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم شیخ وسیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم مولوی شیخ علاؤ الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے بھرپور تعاون دیا۔ دوپہر ۲ بجے سے رات گیارہ بجے تک پروگرام جاری رہا۔ اجتماع میں لجنہ و ناصرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۹۲ء بروز سنیچر کو محترمہ رحمت النساء صاحبہ سابق صدر نے انعامات دیئے۔ آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ پرسوز دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رضیہ سلطانہ مقامی صدر لجنہ بھدرک)

یادگیر میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع ۹ر اکتوبر ۱۹۹۲ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ صوبائی صدر لجنہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ کی زیر صدارت بحسن و خوبی انجام پایا۔ الحمد للہ۔

خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ جلسہ کا آغاز عزیزہ عائشہ قریشی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ محترمہ امۃ السلیم نجمہ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم سنا کر سامعات کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

مقابلہ حفظ قرآن سورۃ الرحمٰن کا دوسرا رکوع :- اس مقابلہ میں ۸ ممبرات نے حصہ لیا۔ عزیزہ نصرت خاتون اوّل، عزیزہ صبیحہ بیگم ڈنڈوتی دوم۔ اور عزیزہ سلیمہ بیگم ڈنڈوتی سوم قرار پائیں۔

مقابلہ حسن قرأت :- اس مقابلہ میں ۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ عزیزہ نصرت خاتون اوّل۔ عزیزہ صبیحہ بیگم دوم اور عزیزہ مبارکہ خاتون نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

مقابلہ نظم خوانی :- اس مقابلہ میں ۱۲ ممبرات نے حصہ لیا۔ عزیزہ نصرت خاتون اوّل۔ عزیزہ صبیحہ بیگم ڈنڈوتی دوم اور عزیزہ فہیمہ بیگم نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

مقابلہ تقاریر :- اس مقابلہ میں ۹ ممبرات نے حصہ لیا۔ عزیزہ صبیحہ ڈنڈوتی اوّل قرار پائی۔ عزیزہ عائشہ بیگم مستقبل دوم عزیزہ فہیمہ بیگم سوم قرار پائیں۔

بارش کا موسم ہونے کی وجہ سے لجنہ کے ورزشی کھیلوں کے پروگرام ملتوی کرنے پڑے۔

صدارتی خطاب میں محترمہ صوبائی صدر صاحبہ لجنہ نے اجتماع کے موقعہ پر حصہ لینے والی بہنوں اور بچیوں کے تعلیمی معیار اور بہنوں کے شوق و ذوق اور علمیت پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پوزیشن لینے والی ممبرات لجنہ کو مبارکباد دی۔ اور پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے۔ نیز نماز کی پابندی کرنے والی مستورات کو خصوصی انعام دیئے۔ دعا کے بعد کامیابی کے ساتھ جلسہ ۶ بجے اختتام پذیر ہوا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر)

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

"میں کہتا ہوں کہ ہرگز کوئی آدمی مسلمان نہیں بنتا جب تک کہ دوسروں کی ایسی ہمدردی نہیں کرتا جیسا کہ اپنے نفس کے لئے۔ اور میری یہی نصیحت ہے کہ دلوں کو صاف کرو۔ اور تمام بنی نوع کی ہمدردی اختیار کرو اور کسی کی بدی مت چاہو کہ اعلیٰ تہذیب یہی ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ ۱۳)

"اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بھارت کا کامیاب نیشنل یوم تبلیغ بقیہ صفحہ اوّل

چھنڈی گڑھ: پینتیس سو (۳۵۰۰) کی تعداد میں تقسیم لٹریچر دو بک سٹالوں کے ذریعہ ۲۷۰/- روپیہ کی فروخت ہوئی کتب اور تین گروپوں کے ذریعہ دس افراد جماعت نے چار ہزار لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔

جموں: چار افراد جماعت نے تین سو (۳۰۰) لوگوں تک پیغام حق پہنچایا ۹۰ روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ دو سو افراد کو لٹریچر تقسیم کیا۔ سائنسدان دانشوروں اور معززین کو بذریعہ ڈاک لٹریچر بھجوایا گیا۔ دو اخبارات میں خبر شائع ہوئی۔

سیری نگر: پندرہ افراد جماعت نے تیس لوگوں تک بذریعہ لٹریچر و زبانی پیغام حق پہنچایا۔ تیس زیر تبلیغ لوگوں کو مسجد میں بلا کر تبلیغ کی نمائش ہال دکھایا اور تواضع کی۔

عثمان آباد: پچاس پوسٹر چسپاں کئے پانچ سو کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ موبائل بک سٹال کے ذریعہ پندرہ روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ ساری جماعت جو دس افراد پر مشتمل ہے چار سو افراد تک پیغام حق پہنچایا دو اخبارات میں یوم تبلیغ کی خبر نشر ہوئی۔

بھیونڈی: چھ سو پوسٹر اور چار ہزار فولڈر شائع کر کے چسپاں و تقسیم کئے گئے مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ کیا تین سو افراد میں ہی ۱۰۰ علماء میں تبلیغی خطوط لکھے۔ مسجد میں ایک ہومیو پیتھک ڈسپنسری کا افتتاح کیا۔ اس طرح چار ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

سکندر آباد: گیارہ سو کی تعداد میں حضور کا لٹریچر شائع کیا گیا۔ بارہ ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ تین مقامات پر بک سٹال لگائے گئے۔ تین اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ ۱۵۰ تبلیغی خطوط لکھے گئے ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ جماعت کے ایک سو دس افراد نے بارہ گروپوں میں منقسم ہو کر سارے شہر میں تقریباً ۲۵ ہزار تک پیغام حق پہنچایا۔ لجنہ کے چار گروپوں نے بھی خواتین میں پیغام حق پہنچایا۔ اور ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔

سکندر آباد: گیارہ سو کی تعداد میں لٹریچر کی طباعت۔ بارہ ہزار کی تعداد میں تقسیم لٹریچر اور چار مقامات پر بک اسٹال کے ذریعہ ۲۲ سو روپے کا لٹریچر فروخت کیا۔ چار اخبارات میں یوم تبلیغ کی خبر شائع کی۔ ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ تمام افراد مرد و زن نے اسی طرح دس ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ لجنہ کی ممبرات نے بھی تین مقامات میں تقسیم ہو کر پیغام حق پہنچایا۔ اور تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ اور مستورات میں لٹریچر تقسیم کیا۔

چنتہ کنٹہ: مردوں کی طرف سے چھ اور لجنہ کی طرف سے ایک کل سات گروپوں میں منقسم ہو کر افراد جماعت نے پانچ سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔

جڑچرلہ و محبوب نگر: جماعت کے تمام افراد نے بشمول خواتین پانچ وفود میں منقسم ہو کر پانچ سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ایک بک اسٹال لگایا گیا۔

یالاکرتی: دو سو افراد جماعت نے سو احباب کو بذریعہ تقسیم لٹریچر و وال پوسٹر پیغام حق پہنچایا ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جماعت احمدیہ وردھمان کوٹہ۔ کنڈور۔ اور کاسرلہ پہاڑ سے بھی تبلیغی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں مگر معین اعداد و شمار نہ ہونے کی وجہ سے تفصیل سے ذکر نہیں کیا جا سکا۔

دہلی: جماعت کے ۱۶ افراد نے ۴ گروپوں میں منقسم ہو کر ۲۵۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا نیز اخبار "قومی آواز" میں یوم تبلیغ کی خبر شائع ہوئی۔

بنارس: ۵ افراد جماعت نے ۱۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور ۱۰ علماء ہند کو خطوط تحریر کئے۔

[illegible]: ۹ افراد جماعت نے ۳ گروپوں میں منقسم ہو کر ۱۰۰۰ افراد تک پیغام پہنچایا۔ ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔

امروہہ: ۲ وفد بنا کر ۱۲ مردوں اور ۸ مستورات نے ۲۰۰ افراد تک پیغام پہنچایا۔

کانپور: ۲۵ احباب جماعت نے ۵ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۵۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

مسکرا: جماعت کے ۲۲ افراد نے اس پروگرام میں حصہ لیا ۲ مقامات پر بک اسٹال لگائے ۱۰ افراد کو گھروں میں دعوت دی گئی۔

لکھنؤ: انفرادی طور پر احباب جماعت نے فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ ایک اخبار میں خبر شائع ہوئی۔ اور بذریعہ ریڈیو خبر متعلق یوم تبلیغ نشر ہوئی۔

رانچی: جماعت کے ۸ افراد نے بذریعہ لاؤڈ سپیکر اور ایک بک اسٹال ۵۰۰ احباب تک پیغام حق پہنچایا۔

شاہجہانپور: ۱۷۵ عدد پمفلٹ تقسیم کئے ۴ افراد پر مشتمل ایک وفد کے ذریعہ ۲۲۵ افراد کو زبانی اور ۳۵۰ افراد کو بذریعہ لٹریچر پیغام حق پہنچایا اور ۱۹ احباب جماعت ۸۷ زیر تبلیغ افراد کو گھروں پر دعوت پر بلا کر تبلیغ کی۔

کیرنگ (اڑیسہ): ۳۰۰۰ کی تعداد میں اڑیہ زبان میں ایک تبلیغی پمفلٹ شائع کیا ۴ مقامات پر بک اسٹال کے ذریعہ ایک ہزار روپیہ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۵۰ افراد پر مشتمل ۸ وفود کے ذریعہ ۲۸ مقامات پر ۲۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا ۱۶۰ افراد کو گھروں میں دعوت دی گئی۔ (۶) تبلیغی جلسہ کیا گیا ایک ویڈیو کیسٹ حضور کے خطاب پر مشتمل زیر تبلیغ افراد کو دکھائی گئی۔

لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے بھی ۱۰۰۰ کی تعداد میں پمفلٹ شائع کروایا ۸۰۰ خواتین کو لٹریچر دیا۔ ۲۶ غیر احمدی خواتین کو گھروں میں دعوت دی ایک تبلیغی جلسہ بھی کیا جس میں ۸۰۲ غیر احمدی خواتین نے شرکت کی اس طرح ۳۰۰۰ خواتین تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ تبلیغی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ۵۰۰ روپے لوکل طور پر چندہ جمع کیا۔

[illegible]: ۵۰۰۰ کی تعداد میں بزبان اڑیہ ایک ٹریکٹ شائع کیا ۵۰۰ افراد کو لٹریچر تقسیم کیا جماعت کے ۳۵ افراد نے ۱۳ وفود میں منسلک ہو کر ۷ مقامات پر ۴۵۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۹ زیر تبلیغ افراد کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ۳۰۷ کے ذریعہ پروگرام کی خبر بھی نشر آئی۔

[illegible]: دو وفود پر مشتمل ۹ افراد جماعت نے بذریعہ لٹریچر و زبانی ۲۵۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا ایک تبلیغی جلسہ بھی کیا گیا۔

کوٹ پلیہ: ۲۸ افراد پر مشتمل ایک وفد نے ۲۰۰ افراد کو تبلیغ کی ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔

کرڈاپلی: ۱۰ افراد جماعت نے دو وفود بنا کر پیغام حق پہنچایا۔ ایک بک اسٹال بھی لگایا ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔

پینگاڈی: ایک تبلیغی جلسہ کیا اور جماعت کے تمام افراد مرد و زن نے یوم تبلیغ کے موقعہ پر لوگوں کو پیغام حق دیا۔

سونگڑہ: ۵۰۰۰ کی تعداد میں اڑیہ زبان میں لٹریچر طبع کروایا تین مقامات پر بک اسٹال لگائے گئے۔ جماعت کے ۴۴ افراد نے گیارہ گروپوں میں منقسم ہو کر ۳۵ دیہاتوں میں جا کر ۲۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا حضور کے خطابات دو مقامات پر بذریعہ ٹیپ سنائے۔

[illegible]: ۲ بک اسٹال لگائے گئے۔ ۱۶ افراد نے ۴ گروپوں میں اور ۹ ممبرات لجنہ نے ایک گروپ میں ایک ہزار مردوں اور ۲۰۰ خواتین تک پیغام حق پہنچایا ۷ افراد کو گھروں میں دعوت پر بلا کر تبلیغ کی ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا ۴ افراد جماعت نے ۱۸ زیر تبلیغ دوستوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔

بھوبنیشور: ایک بک اسٹال لگایا گیا جس میں ۲۰۰/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۱۰۰۰ افراد کو لٹریچر دیا گیا۔ ۱۲۰۰ افراد کو بذریعہ لٹریچر و زبانی پیغام حق پہنچایا۔ ۲ احمدی احباب نے ۱۸ زیر تبلیغ دوستوں کو گھروں میں دعوت کی اور تبلیغ کی۔ ۲۵ عدد تبلیغی خطوط لکھے گئے۔

کلکتہ: بنگلہ زبان میں ۵۰۰۰ کی تعداد میں لٹریچر شائع کیا ۵۰۰۰ افراد کو لٹریچر دیا۔ ایک بک اسٹال لگایا ۵ وفود میں ۲۶ افراد جماعت نے ۲۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا T.V اور ریڈیو میں اس پروگرام کی خبریں دو مرتبہ نشر ہوئیں۔ تبلیغی سیمینار کیا گیا جس میں ۲۰۰ احباب جماعت کے علاوہ ۱۲ غیر احمدی دوستوں نے شرکت کی۔ زیر تبلیغ دوستوں کو حضور کی ویڈیو کیسٹ دکھوائی گئی اور خدا کے فضل سے ۱۰ احباب بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔

نیسور:- ۲۲ افراد جماعت نے ۴ گروپ میں تقسیم ہو کر ۵۰۰ افراد کو تبلیغ کی۔

برلیشہ:- احباب جماعت نے ۴ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۵۲۵ کتب اور ۵۰۰ تبلیغی اشتہارات کے ذریعہ ۹۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

چودوار (اڑیسہ):- افراد جماعت نے ۴ وفود میں تقسیم ہو کر ۴۳۰ افراد کو تبلیغ کی۔ T.V. کے لوکل پروگرام میں بہت عمدہ پیرائے میں اس پروگرام کی خبر نشر ہوئی۔ اسی طرح اخبار سماج نے بھی خبر شائع کی۔

طالبر کوٹ:- جماعت کے تمام افراد نے بذریعہ لٹریچر و زبانی لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ مائیک کے ذریعہ بھی ایک وفد لوگوں کو جماعت کا پیغام سناتا رہا۔

مدراس:- تامل زبان میں ۱۰۰۰ کی تعداد میں لٹریچر شائع کیا۔ ایک بک اسٹال لگایا۔ افراد جماعت نے ۸ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۱۵۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ایک تبلیغی جلسہ کیا۔ جماعت نے لوکل طور پر دس ہزار روپے کے اخراجات تبلیغی پروگرام پر کئے۔

شیموگا کاسٹی و تنکرن کوٹل:- دونوں جماعتوں نے مشترکہ طور پر ایک روحانی دعوت کے عنوان پر دو ہزار کی تعداد میں ایک پمفلٹ بزبان تامل شائع کیا اور ۱۰۰۰ افراد تک پیغام پہنچایا۔ ۵۰ تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ جماعت احمدیہ سماتان کولم میں ایک تبلیغی پبلک جلسہ کیا گیا جس میں میلاپالم جماعت کے صدر صاحب اور افراد جماعت نے بھی شرکت کی۔

تیھالپور:- جماعت کے ۳۲ افراد نے ۴ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۲۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

ہرکرہ:- ۲۰۰۰ کی تعداد میں کنڑ زبان میں لٹریچر طبع کرایا۔ ایک بک اسٹال لگایا گیا جس میں ۵۰۰/- روپے کی کتب فروخت ہوئیں ۲۸ افراد جماعت نے ۴ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۶۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اخبار شکتی میں بھی خبر شائع ہوئی۔

منگلور:- تین بک اسٹال لگائے گئے ۱۸۲۷/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۳۶ افراد جماعت نے ۶ گروپوں میں تقسیم ہو کر دس ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۱۲ عدد تبلیغی خطوط لکھے ۲ افراد کو گھروں میں دعوت دی گئی۔

شموگہ:- ۱۰۰۰ کی تعداد میں کنڑ زبان میں لٹریچر شائع کروایا۔ ۲۰۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا ۳ بک اسٹال لگائے گئے اور ۵۵۲/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا ۱۶ افراد جماعت نے ۲۳ وفود کی شکل میں ۶۰۰۰ افراد کو تبلیغ کی۔ ایک اخبار میں خبر شائع ہوئی۔ ریڈیو سے بھی خبر نشر ہوئی ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا ۴ زیر تبلیغ افراد کو خطوط لکھے۔

یادگیر:- ۱۰۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جماعت کے ۱۲۵ افراد نے ۸ وفود کی شکل میں ۳۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔

شاہ پور:- ایک تبلیغی جلسہ کیا ۲۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

گلبرگہ:- ۱۲ افراد جماعت پر مشتمل ۴ گروپوں نے ۳۵۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔

ہاسپیر گہ:- نیز یوم تبلیغ کے بڑے پیر افراد جماعت نے تبلیغ و تربیت پر مشتمل کارگزاری انجام دی۔

اٹار سی (مدھیہ پردیش):- ایک بک اسٹال لگایا۔ ۲۰ افراد جماعت نے ۵ گروپوں میں منقسم ہو کر ۳۵۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔

انڈکھان:- یوم تبلیغ کے دن سے تین روز قبل سے ہی شدید بارش ہو رہی تھی۔ اسی لئے انفرادی طور پر تو پیغام حق نہیں پہنچایا جا سکا تاہم ایک گوردوارے میں مبلغ صاحب کی تقریر ہوئی۔ ۲ اخبارات میں مضامین شائع ہوئے۔

چمبہ (ہماچل پردیش):- ہماچل کی راجدھانی شملہ میں لٹریچر تقسیم کیا اس طرح چمبہ کے گرد و نواح کے علاقوں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لوگوں پر اس پروگرام کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ۲ افراد نے بیعت کی۔

کالیکٹ (کیرالہ):- ملیالم زبان میں جماعت احمدیہ کا تعارف۔ ظہور امام مہدی اور ایک اور تبلیغی پمفلٹ ۱۰۰۰۰ کی تعداد میں شائع کرایا۔ ۲ بک اسٹال لگائے گئے۔ اور ۴۰۰/- روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ ۲۰ گروپوں میں جماعت کے ۱۴۴ افراد ۲۰ ہزار لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ ۸ اخبارات میں یوم تبلیغ کی خبریں شائع ہوئیں ۵ تبلیغی جلسے کئے گئے تمام کیرلہ میں بجائے یوم تبلیغ کے ہفتہ تبلیغ ۲ تا ۸ نومبر منایا گیا۔

موریا کیتی:- ۹۰۶/۷۵ روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۶ گروپوں میں ۶۰ افراد جماعت نے اڑھائی ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

کیروڈلائی:- ۲ بک اسٹال لگائے گئے ۲۲۴/۵ روپے کا لٹریچر تقسیم ہوا۔ ۸ گروپوں میں ۴۰ افراد جماعت نے ۵۰۰ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ ۲۰ افراد جماعت نے ۱۷ زیر تبلیغ احباب کو گھروں پر دعوت دی۔ ایک مقام پر حضور کی ویڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔

بلینگاڈی:- ۵۰۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا ۱۰۵/- روپے کا لٹریچر ۳ بک اسٹالوں پر فروخت ہوا۔ ۸۰ افراد جماعت اور ۳۰ مستورات نے ۸ وفود میں منقسم ہو کر ۱۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۷ تبلیغی جلسے کئے ایک فری میڈیکل کیمپ مستورات کی طرف سے لگایا گیا اور بذریعہ ویڈیو لاؤڈ اسپیکر لگا کر لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔

پنتھ پیریم:- ایک بک اسٹال لگایا گیا جس میں ۱۶۷/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۱۵ افراد جماعت نے تین گروپوں میں ۱۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

آتھرا پورم:- ۲۳ افراد جماعت نے ۵ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۲۵۰ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔

کوڈالی و مٹانور:- ۲۳۵/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا جماعت کے ۳۶ مردوں اور دس مستورات نے ۵ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۵۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

منارگھاٹ:- ۳ بک اسٹال لگائے گئے جن میں ۷۰۸/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا ۴۶ افراد جماعت نے ۹ گروپوں میں ۳۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

پتی پورم:- ۶ گروپوں میں ۲۸ احباب جماعت نے ۱۹۱۶ افراد کو تبلیغ کی خواتین نے ۷۰ مستورات کو گھروں میں دعوت پر بلا کر پیغام حق پہنچایا۔ ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔

ٹوٹوکوڈیتی:- ۶ افراد پر مشتمل ایک گروپ نے ۱۰۰ افراد کو تبلیغ کی اور وال پوسٹر لگائے گئے۔

مواٹوپوزہ:- جماعت کے ۹۵٪ افراد نے ۱۰۰۰ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔

پلور رتھی:- ۵۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ۳۰ خدام نے ۳ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۵۰۰ افراد کو احمدیت کا پیغام دیا۔

وزنیم بلم:- ۱۲۰۰/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۱۵ افراد جماعت نے ۴ علاقوں میں پیغام احمدیت دیا۔

کادا نشیری:- ۱۳۶/- روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۵۰ افراد جماعت نے ۱۰۰۰ لوگوں کو پیغام حق دیا۔

شیلی حری:- ساری جماعت نے ملکر نیشنل یوم تبلیغ کے سلسلہ میں ۲۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ کتب کی نمائش لگائی گئی۔

ارنا کلم:- ایک بک اسٹال لگایا گیا ساری جماعت نے ۳ گروپوں میں تقسیم ہو کر ۵۰۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔

کالیپنی:- ۱۵۰۱ کی تعداد میں لٹریچر شائع کروایا گیا۔ ۴ افراد پر مشتمل ۴ گروپوں نے ۲۰۰۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔

ہوگرالی:- ۱۰/۴ روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ۴ تبلیغی جلسے کئے گئے۔ ۱۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

کیلنا پور:- ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تمام افراد جماعت مرد و زن نے فریضہ تبلیغ انفرادی و اجتماعی ادا کیا۔

پٹنہ (بہار):- ۱۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اخبار نوبھارت ٹائمز اور ہندوستان ٹائمز میں خبریں شائع ہوئیں۔ ریڈیو پٹنہ سے بھی خبر نشر ہوئی۔ ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔

رانچی:- ایک بک اسٹال لگایا گیا ۴ افراد پر مشتمل ایک گروپ نے ۱۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

سعلیہ پھری:- ۵۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ۱۵۳/- روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ ایک بک اسٹال لگایا گیا ۳ گروپوں پر مشتمل ۱۸ افراد نے ۲۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

مرسیما پتی ہاتھنر:- ۶۲۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا ۲ بک اسٹال لگائے گئے۔ ۹ گروپوں میں ۴۴ افراد جماعت اور ۶۳ مستورات نے ۲۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۵۰ افراد گھروں میں مدعو کئے گئے اخبارات میں دو مضامین شائع ہوئے۔ بذریعہ ویڈیو ڈش T.V. حضور کا خطاب لوگوں کو سنایا گیا۔

موتی ہاری:- ایک تبلیغی جلسہ کیا ۲۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا ۲ افراد نے بیعت کی۔

مظفر پور:- ایک گروپ دو افراد نے ۱۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

بلاری:- ۴ کتب تقسیم کی گئیں۔ ۱۰ افراد جماعت نے ۲۲ لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔

بھاگلپور:- جماعت کے ۴ افراد پر مشتمل ۸ گروپوں نے ۱۰۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ بذریعہ نمائش کتب بھی لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔

[illegible]:- ایک گروپ پر مشتمل ۵ افراد نے ۴۰۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔

۶ دسمبر کا یومِ سیاہ ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

ہونے والوں کی پوری پوری کفالت کا انتظام بھی کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے ہر مذہب کی عبادت گاہوں کا احترام ہو۔ کوئی مسجد نہ ٹوٹے۔ کسی مندر کی طرف کوئی ترچھی نگاہ سے نہ دیکھے۔ انسان کا احترام بحیثیت انسان ہو۔ اس واقعہ نے ہمیں بہت بدنام کر دیا ہے اگر ہم اب بھی نہ سنبھلے اور اپنی آنے والی نسل کی کھیتی میں نفرت کے کانٹے بو گئے تو دنیا تو خیر ہم پر تھوکے گی ہی، لیکن ہماری آنے والی نسلیں بھی ہمیں معاف نہیں کریں گی۔

اس موقع پر مسلمان بھائیوں سے ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ اگر ایک فرقہ کی طرف سے جہالت اور تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ مذموم حرکت کی گئی ہے تو بالمقابل ایسی مذموم حرکات سے اجتناب کریں۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے کیونکہ ایسی مذموم حرکات تو وہاں پر روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ لیکن سیکولر ہندوستانیوں سے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان، ہماری یہ درخواست ہے کہ اپنی روشن روایات کو تاریک نہ ہونے دیں۔ اس چراغ کو ہرگز نہ بجھنے دیں جو یہاں کے صوفیوں اور سنتوں نے اپنے خون سے جلایا ہے۔ کوئی بھی مذہب ایسی مذموم حرکات کی اجازت نہیں دیتا۔

جہاں تک مذہب اسلام کا تعلق ہے وہ تو انسان اور مذہب کی آزادی اور عبادت گاہوں کی حرمت و تکریم کا ضامن ہے۔ بلکہ اسلامی جہاد کی بنیاد ہی عبادت گاہوں اور عبادات کے تحفظ پر تھی ⁂

(منیر احمد خادم)

انبیاءِ کرام کی عزت پر حملہ ـــ بقیہ صفحہ (۲)

بانی مذاہب اور قابلِ احترام ہستیوں کی توہین ہوتی ہو۔

سنڈے ٹیلیگراف نے مورخہ ۱۸ اکتوبر ۹۲ء کو صفحہ اول پر ایک آرٹیکل شائع کیا جس میں جماعتِ احمدیہ کے احتجاج کا نمایاں طور پر ذکر کرتے ہوئے لکھا:-

"اسپٹنگ امیج کی اس طنزیہ سیریز کے پروڈیوسروں نے حضرت عیسٰی کو ربڑ کی بنی ہوئی پتلی نمائش دکھانے پر عیسائیوں کے احتجاج کو نظر انداز کر دیا مگر مسلمانوں کے احتجاج پر پتلی کو آئندہ پروگراموں میں دکھانے کے فیصلہ کو واپس لے لیا ہے۔ کیونکہ مسلمان حضرت عیسٰی علیہ السلام کو پیغمبر مانتے ہیں۔ پروگرام کے پروڈیوسر مسٹر DARE نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے پر معذرت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں اندازہ نہ تھا کہ اس پروگرام پر مسلمان اس قدر برہم ہوں گے۔

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے جو خود بھی ایک کتاب 'حضرت عیسٰی کی کہانی' کے مصنف ہیں کہا کہ اگر پروڈیوسروں نے اس قسم کے پروگراموں کو آئندہ دکھانے کا عندیہ ظاہر کیا تو اُن کا احتجاج بھی جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی عظیم ہستی کی توہین مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کے لئے دُکھ کا باعث ہے"۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں میں سے صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی یہ توفیق حاصل ہوئی کہ سب سے پہلے انبیاء کی بزرگی اور عصمت پر ہونے والے ناپاک حملوں کا دفاع کر سکے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کی کوششوں کے نتیجہ میں ٹیلی ویژن پروگرام کے پروڈیوسروں نے آئندہ اس سیریز کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مکرم رفیع احمد شاہ صاحب آف لندن ابن محترم سید بشیر شاہ صاحب نزیل قادیان کا نکاح مکرمہ نبیلہ اختر بھٹی صاحبہ بنت محترم کبیر احمد صاحب بھٹی آف لندن کے ساتھ ۲۸/۱۱/۹۲ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز موصوف کی شادی کا بھی اہتمام ہوا۔ بارات مسجد مبارک سے لنگر خانہ گئی جہاں تقریبِ رخصتانہ کی کارروائی عمل میں آئی۔

احبابِ کرام سے جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر جانبین کی طرف سے مبلغ ۸۰۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے گئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

(رفیق احمد مینیجر بدر)

اخبارِ احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا انقلاب آفریں دور آیا اور باوجود مشرکین کے غالب ہونے کے، اکثریت میں ہونے کے جب وہ موحدین اس دنیا میں آئے جو اُس گھر کے لائق تھے۔ تو خدا نے اُس گھر کو غیر اللہ سے آزاد کر دیا۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ یہی وہ مضمون ہے جو بیت المقدس پر اسی طرح صادق آتا ہے۔ بیت المقدس کے بارہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ گھر عبادت کرنے والوں کو ہی ملے گا۔ (سورۃ الانبیاء: ۱۰۶) جب تک سچی عبادت کرنے والے نہ ہوں خدا کی غیرت جوش نہیں دکھاتی۔

حضور نے فرمایا، یہ وہ نکتہ ہے جس کی طرف عالمِ اسلام کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر خدا کے گھر کے لئے ردِ عمل دکھلانے والا مخلص ہو تو خدا کی تائید ضرور جوش دکھائے گی۔ ایودھیا کی مسجد کے معاملہ میں جو ردِ عمل پاکستان اور بنگلہ دیش میں دکھایا گیا ہے وہ ہرگز خدا کی خاطر نہیں ہے۔ صرف جہالت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان و بنگلہ دیش میں جلائے جانے والے مندروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام میں انتقام کی اجازت ہے مگر اُن سے جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ جنہوں نے ظلم نہیں کیا اُن سے انتقام لینا ایک اور ظلم ہے۔ یہ کسی پہلو سے بھی جائز فعل نہیں۔ اور نہ ہی اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عقل کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ایسا انتقام نہ لیا جائے کہ اپنے مظلوم بھائی اور بھی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔

"مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" پر دنیا کے لاکھوں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے فرمایا اگر مسلمان اس موقعہ پر غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو منہدم کرنے کی بجائے ان کی حفاظت کرتے تو اللہ تعالیٰ کی تائید یقیناً ان کے حق میں ظاہر ہوتی لیکن اب ہر دو قوموں کے مظالم کی نوعیت میں کچھ فرق نہیں رہا۔ صرف تعداد کا فرق رہا۔ کسی نے کچھ کم مندر جلائے، کسی نے کچھ زیادہ مساجد جلائیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عجیب بدقسمتی ہے کہ ایسی ظالمانہ کارروائیاں کر کے باوجود سچے ہونے کے جھوٹوں کی طرح اپنے آپ کو رُسوا کر لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے نصیحتاً فرمایا کہ جب تک مسلمان عبادت کرنے والے نہیں بنیں گے جب تک مخلصین لہ الدین نہیں بنیں گے اللہ تعالیٰ کی تائید نہیں ظاہر ہو گی۔ پاکستان میں احمدیہ مساجد کے جلائے جانے اور منہدم کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا وہ قوم جو اپنے ملک میں خدا کے نام پر خدا کے گھروں کو برباد کرنے کو برداشت کر رہی ہے تو پھر غیر جب یہی کام کرتے ہیں تو ان کو پھر یہ کیوں بُرا کہتے ہیں۔ حضور نے اہلِ پاکستان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کل تک تم احمدیہ مساجد کو منہدم کرنے کی جو مذموم حرکتیں کرتے تھے اور تمہاری پولیس باقاعدہ تخریب کاروں کے ساتھ انہدامِ مساجد کی مجرمانہ کارروائیوں میں ملوث ہوتی تھی آج خدا کی تقدیر نے تم کو وہی آئینہ دکھایا ہے اور وہی باتیں آج تم بابری مسجد کے متعلق کہہ رہے ہو کہ حکومتِ ہند نے جان بوجھ کر بابری مسجد کو منہدم ہونے دیا اور یہ کہ ہندوستان کا سیکولرازم بابری مسجد کے ملبہ کے نیچے دب گیا۔ کل جب تم خود مساجد کو گرا رہے تھے اور گرنے کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے تب اُن کے ملبے کے نیچے کیا دبا تھا!؟

حضرت امیر المومنین نے پاکستان میں جلائی جانے والی اور منہدم کی جانے والی دس احمدیہ مساجد کی تفصیل پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی حکومت نے کم از کم بابری مسجد کے منہدم کئے جانے کی مذمت تو کی ہے۔ لیکن تم نے آج تک کسی احمدیہ مسجد کے منہدم کئے جانے کی مذمت تک نہیں کی۔ حضور نے فرمایا کہ بکثرت احمدیہ مساجد ایسی ہیں جن میں غیر احمدی ملاں قابض ہیں اور باوجود انہیں پلید کہنے کے نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور بعض منہدم کی جانے والی مساجد کو پلید کہہ کر اُن کے ملبہ کو اپنے گھروں کی زینت بنا لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب جو مساجد منہدم کی جا رہی ہیں اُن کا دُکھ بھی ہم کو پاکستانی ملاؤں سے زیادہ ہے۔ ہمیں اُن مساجد کا بھی دُکھ ہے جو پاکستان میں اسلام کے نام پر منہدم کی جا رہی ہیں اور اُن مساجد کا بھی دُکھ ہے جو ہندوستان میں منہدم کی جا رہی ہیں۔

اپنے خطبہ کے آخر میں حضرت امیر المومنین نے پاکستان اور بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ ہوش سے کام لیں، تقویٰ اختیار کریں۔ عبادت کرنے والوں کی راہ میں روک نہ بنیں۔ خدا کرے جلد اہلِ اسلام کو ہوش آ جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تو یہ باتیں کہتے کہتے تھک گئے ہیں۔ شاید خدا کی تقدیر اُن کو کوئی جھٹکا دے اور ان کی آنکھیں کھلیں اور یہ ہوش میں آئیں ⁂ اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حامی و ناصر ہو اور رُوح القدس سے آپ کی تائید فرمائے۔ آمین ⁂

درخواستِ دُعا:- مکرم محمد نذیر خان صاحب برہ پورہ چند مہینوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ دوران سر کے ساتھ بیہوش بھی ہو جاتے ہیں۔ مالی تنگی میں بھی مبتلا ہیں اور سب بچے کمسن ہیں اُن کی کامل شفایابی کے لئے نیز جماعت احمدیہ برہ پورہ کے کچھ خدام تلاشِ روزگار میں سرگرداں ہیں ان کے جلد از جلد برسرِ روزگار ہونے کے لئے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد شمیم الدین سیکرٹری مال۔ برہ پورہ)

صومالیہ فنڈ

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افریقہ کے ملک صومالیہ کے لاکھوں بھوکے انسانوں کی امداد کے لئے یہ تحریک فرمائی ہے۔ اس تعلق سے حضور پُر نور کے ارشاد پر مشتمل سرکلر تمام جماعتوں میں بھجوائے گئے تھے۔ مگر بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات اور وصُولی کی اطلاعات موصُول ہوئی ہیں جو قابلِ فکر بات ہے۔ احبابِ جماعت کو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ اُس نے ہمیں ایسی بلاؤں سے محفوظ رکھا ہے، اِس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیئے۔

اُمراء۔ صدر صاحبان۔ سیکریٹریانِ مال۔ مبلّغین و مُعلّمین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ خطبہ جُمعہ میں احبابِ جماعت کو اس تحریک میں حصّہ لینے کی طرف خصوصی توجّہ دلائیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ ہائے دعا

● ــ مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکریٹری جماعتِ احمدیہ مقیم لندن کے دِل کا BY PASS اپریشن ہونے والا ہے۔ احبابِ کرام سے اس نیک اور خادمِ سلسلہ بزرگ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

● ــ خاکسار کے خالو محترم منور علی صاحب آف امروہہ کافی بیمار ہیں۔ خون کی اُلٹیاں آ رہی ہیں۔ جس سے کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (ایاز عالم متعلّم مدرسہ احمدیہ قادیان)

دُعائے مغفرت

میری خوشدامن محترمہ زلیخہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء کو حیدرآباد میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا اِلیہِ راجعون۔ مرحومہ نیک اور دُعا گو خاتون تھیں۔ ایک لمبا عرصہ ضعفِ پیری اور علالت کی وجہ سے فریش رہیں اور ہمیشہ صبر و شکر اختیار کیا۔ احبابِ کرام سے اُن کی مغفرت، بلندئ درجات نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار:۔ احمد حسین درویش قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:۔
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524 -- 649.

"محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں"
اوسوال مِل کے
LADIES & GENTS LOOSER
مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ ایک بار خدمت کا موقعہ ضرور دیں۔
احمدیہ چوک سے بازار کی جانب۔
SARDAR WOOLEN GARMENTS
PROP. PARMINDAR SINGH BHATIA.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلحَمدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS.
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP.
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES.
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-328643.
FAX:-91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFF:-6378622. RESI:-6233389.
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

ارشادِ نبوی ﷺ
زِنْ وَ اَرْجِحْ
(تول اور جھکتا تول)
ـــ(منجانب)ـــ
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ مینگولین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ اقدار ہماری مضبوط بنیاد ہیں"
ـــ(ذہنی توانائی)ـــ
NIRR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.
پیش کرتے ہیں۔۔۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب
ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر
پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
ـــ(پیشکش)ـــ
بانی پلیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۱۶
فون نمبرز:۔
43 - 4028 - 5137 - 5206